



مسک
ان شہد
کاداعی

لاہور
ان شہد
کاداعی

مکتبہ
ان شہد
کاداعی

شماره: 50

۱۰ تا ۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ 2 تا 8 جنوری 2015ء

جلد: 45

نبی کریم ﷺ

رحمتِ دو عالم، پیکرِ حسنِ اخلاق!



سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
تذکرہ سرور کائنات ﷺ
کی رضاعی والدہ کا!



دینی مدارس

دہشت گردی کی آڑ میں
مدارس کو بدنام نہ کیا جائے۔

مفت شجاع الدین



قرآن و سنت
کی روشنی میں

منگنی کی شرعی حیثیت.....!؟

قسم کے لیے مسجد میں جانا.....!؟

قریب المرگ شخص کو قبلہ رولانا.....!؟

سائنسی علوم میں مسلمانوں کا اولین تاریخی کردار

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

بد اعمالی اور نعمتوں کی ناشکری کے اثرات

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ (النحل)

”اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن اور اطمینان سے تھی، اُس کی روزی اُس کے پاس با فراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی، پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا، جو کہ اُن کی بد اعمالیوں ہی کا نتیجہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ فی الارض کو اشرف المخلوقات بنانے کے بعد اس کے لیے طرح طرح کی نعمتوں اور آسائشوں کا بندوبست فرمایا ہے اور مطالبہ صرف اور صرف اپنی ہی بندگی اور اطاعت کا کیا ہے۔ لیکن حضرت انسان کی ناشکری اور نافرمانی کا عالم یہ ہے کہ وہ اس رب کائنات سے نہ صرف منہ موڑتا ہے بلکہ اُس کے خلاف محاذ کھڑا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی ناشکروں، نافرمانوں اور حد سے گزر جانے والوں کے لیے بارہا کی تنبیہ کے بعد عذاب سے دو چار کیا تاکہ یہ عذاب جہاں اہل بستی کے گناہوں کا وبال ہو وہاں آنے والوں کے لیے عبرت کا سامان بھی ہو۔

خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ہاتھ سے اس حضرت انسان کی مٹی کو گوندھا ہے، اور وہ کبھی بھی اسے عذاب میں مبتلا یا آگ میں جلتا نہیں دیکھنا چاہتا لیکن انسان کی اپنی ہی بد اعمالیاں اسے اذیت اور مصیبت سے دو چار کرتی ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ عَلَىٰ غَيْرِ مَا تَعْلَمُونَ﴾ (روم: 23)

”لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر پڑے گا۔“

﴿وَمَا آتَاكُم مِّنْ مُّصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ آيَاتِكُمْ﴾ (ہود: 50)

”اور (لوگو!) تم پر جو مصیبت پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔“

آج کا مسلمان اگر اپنا محاسبہ اور روز و شب کے معمولات کو اپنے خالق کے تابع کر دے تو یقیناً خوشحالی اور خوش بختی نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اُس کا مقدر ٹھہرے گی۔

دوسرے مقام پر فرمایا: (ترجمہ) ”اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔“

قرآن کا یہ قانون خوشحالی آج بھی موجود ہے، اگر ہم اس سے مستفید ہونا چاہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

زبان درازی اور لغو گفتگو

اَعْلَىٰ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَدِّثْنِي مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: «هَذَا» (رواه الترمذی)

سیدنا سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جن چیزوں کو آپ میرے لیے خوفناک سمجھتے ہیں ان میں سب سے زیادہ خوفناک چیز کون سی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: ”یہ۔“

انسان کو اللہ کریم نے زبان ایک ایسا عضو دیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے دل کی بات ظاہر کر سکتا ہے۔ زبان تو اللہ نے ہر جانور پر بندے، درندے اور ریگنے والے کیڑوں کو بھی دی ہے مگر بولنے کی طاقت صرف انسان کو دی ہے۔ گفتگو سے ہی انسان کی شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔ عمدہ لباس، خوبصورت چہرہ اور مال و دولت سے کسی انسان کی صحیح پہچان نہیں ہوتی جب تک وہ بات چیت نہیں کرتا اس کے اچھا یا بُرا ہونے کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ فارسی کا شعر ہے: ترجمہ: ”جب تک کوئی انسان بات نہیں کرتا اس کے عیب و ہنر چھپے رہتے ہیں۔“

اسلام نے زبان کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور تعلیم دی ہے کہ بولنے سے پہلے سوچو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایماندار طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش کہنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ زبان کے برے افعال جھوٹ، غیبت، بہتان، مذمت، قصہ گوئی اور خلاف شریعت گفتگو میں ان معاملات میں اپنی زبان پر قابو نہ پانا زبان درازی ہے جس کے نتیجے میں قیامت کے دن اسے لٹے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ سخت کلامی اور غیر محتاط گفتگو انسان کی شخصیت کو عیب دار بنا دیتی ہے جبکہ زبان کی نرمی اور سچائی اسے زینت بخشتی ہے اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے سائل کو عملی طور پر تعلیم دی کہ اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ چیز ہے جس پر مجھے امت کے اس کے دھوکے میں پڑ جانے کا خوف ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو دین کے بڑے بڑے کام بیان کرنے کے بعد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو ان سب پر بھاری ہے؟“ انہوں نے عرض کیا، ضرور فرمائیں۔ تو اس موقع پر بھی حضور اقدس ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ”اسے اپنے اوپر بند رکھو۔“ وہ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیا ہم اپنی باتوں کے لیے جوابدہ ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”چرب لسانی اور غیر محتاط گفتگو کے نتیجے میں لوگوں کو لٹے منہ جہنم میں گرایا جائے گا۔ جسم کے تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے لیکن اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آگیا تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں لغو گفتگو اور زبان درازی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

بَاقِ ذَنْبِ قَبِلَتْ

وطن عزیز کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک طرف دہشت گردی نے ملکی امن و امان کی صورت حال کو بے حد مخدوش بنا دیا ہے تو دوسری طرف بجلی اور گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے کاروباری حالات نہایت دگرگوں ہیں جس کی وجہ سے بیروزگاری عام ہے جس نے چوری، ڈکیتی اور رہزنی ایسے بہت سے جرائم کو جنم دیا ہے۔ ایسے حالات میں ملک میں سرمایہ کاری نہیں ہوتی اور بیرونی سرمایہ کار بھی پاکستان کا رخ کرنے سے خائف ہیں۔ یہ مسائل حکومت کو پیپلز پارٹی کی حکومت سے ورثہ میں ملے ہیں تاہم وزیر اعظم میاں نواز شریف کی قیادت میں حکومت ان مسائل کو سلجھانے کے لیے اپنے وسائل کے مطابق شب و روز کوشاں ہے جس کے لیے وقت درکار ہے۔

16 دسمبر 2014ء کو جب قوم سقوطِ ڈھاکہ کی یاد میں افسردہ تھی اسی روز ایک اور المناک اور انسانی سوز و داغ نے پوری قوم کو غمزدہ کر دیا۔ جب آرمی پبلک سکول پشاور چھاؤنی میں سات موت کے سوداگر دہشت گردوں نے سکول میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ سے ڈیڑھ سو معصوم طلبہ اور طالبات کو شہید کر دیا، شاف بھی نہ بچ سکا۔ اس فحشاء اور اندوہناک سانحہ پر امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے مشترکہ بیان میں اس کی سخت الفاظ میں مذمت کی ہے اور کہا کہ ”سقوطِ ڈھاکہ کے روز دشمن نے ہمیں ایک بار پھر لاکار اے۔ ملکی تاریخ کا یہ بدترین واقعہ ہے۔ معصوم بچوں کو ذبح کرنے والے درندے کسی معافی اور رعایت کے مستحق نہیں۔ انہوں نے ملک کی ایک قوم اس واقعہ سے غم زدہ ہے۔ اس موقع پر ہمیں ہر قسم کے سیاسی و مذہبی اختلافات مٹا کر ملک و وطن کو یکجہٴ دل سے متحد ہو جانا چاہیے۔ عمران خاں کو اپنی احتجاجی تحریک ختم کر دینی چاہیے۔ قوم اس وقت حالتِ جنگ میں ہے ہم سرحدی خاندانوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ وزیر اعظم کی طرف سے قومی جماعتوں کا مشاورتی اجلاس خوش آمدید ہے۔“

واقعات کے مطابق جب دہشت گرد سکول میں خونی کارروائی کر رہے تھے تو پاکستان فوج نے وہاں پہنچ کر پوری جرأت و جوانمردی کے ساتھ دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا اور کم و بیش ایک ہزار بچوں کو آزاد کروا لیا۔ دریں اثنا وزیر اعظم میاں نواز شریف، وزیر داخلہ چودھری نثار علی خاں کے ہمراہ فوری طور پر گورنر ہاؤس پشاور پہنچ گئے۔ جہاں صوبائی گورنر اور وزیر اعلیٰ بھی موجود تھے۔ چیف آف آرمی سٹاف جنرل راجیل شریف بھی کینڈہ سے پشاور پہنچ گئے۔ وزیر اعظم کی صدارت میں ہنگامی اجلاس ہوا اور صورت حال پر کڑی نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ ضروری مشاورت ہوئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ان معصوم بچوں کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لیا جائے گا۔ جنرل راجیل شریف نے کہا کہ دہشت گردوں نے قوم کے دل پر حملہ کیا ہے۔ واقعات کے مطابق دہشت گردوں نے کوئی مطالبہ پیش نہیں کیا، وہ تو صرف پھول جیسے بچوں کو مسئلے کے لیے آئے تھے۔ یہ سفاکی کی انتہا اور بھیانک خونی واردات تھی جس سے ملک و وطن کے دل دہل گئے۔ جنرل راجیل شریف اسی روز ہنگامی دورہ پر افغانستان پہنچے اور پشاور علاقے کے تمام سرکاری اداروں کے سامنے رکھ دیئے۔ افغان صدر و دیگر اہم شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور اہم معلومات پر تبادلہ خیالات کیا۔ افغان صدر اشرف غنی نے کہا کہ دہشت گردوں کے مکمل خاتمے کے لیے بھرپور تعاون کریں گے اور یہ یقین دہانی بھی کروائی کہ افغان سرزمین پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہوگی۔ جہاں بھی دہشت گردوں کی اطلاع ملی تو وہاں فوری کارروائی کی جائے گی اور دہشت گرد عناصر کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے گا۔ پاکستان کے فوجی وفد نے یہ تاثر بھی دیا کہ افغانستان میں بھارت کے قوتِ تسل خانے پاکستان کے لیے زہرِ قاتل ہیں۔ ان کی سرگرمیاں بند ہوئی جائیں۔

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے دور میں حکومت نے بلوچستان میں بھارت کی جبر و دہشتوں اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کے شواہد پیش کیے تھے۔ اب بھی دانشور سیاستدان، مبصرین، باخبر لوگوں کی یہی رائے ہے کہ پشاور واقعہ کسی غیر ملکی ہاتھ ملوث ہے۔ دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے پوری قوم متحد ہے۔ اس واقعہ کی سنگینی اور انسانی المیہ پر یورپ، امریکا، چین، جاپان، بھارت، ترکی اور مسلم ممالک نے اظہارِ افسوس کیا ہے۔ پاکستان میں تین روز سوگ رہا اور پوری قوم غمزدہ رہی۔ آخر ان معصوم بچوں کا قصور کیا تھا؟ ان کی خطا کیا تھی؟ انہیں خون میں کیوں نہلیا گیا؟ اس کا جواب تاریخ کے ذمہ ہے۔

الغرض پوری دنیا نے اس واقعہ کے لواحقین سے اظہارِ ہمدردی کیا۔ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی صلیت سعودی عرب کی مساجد میں خطبات جمعہ میں سانحہ پشاور کی شدید الفاظ میں مذمت، شہداء کے لیے دعائے معافیت اور

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروردی
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 اداریہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 توکل اور تن آسانی میں فرق..... (علیہ رحم)
- 10 فضائل مصطفیٰ ﷺ
- 13 سیدہ علیہ سعیدیہ
- 15 تعلیم میں مسلمانوں کا تاریخی کردار
- 16 موضوعاتی اشاریہ رفت روزہ ”اہل حدیث“
- 23 اخبار الجماعہ

ادارت و تالیف و اشاعت انجمن اہل حدیث
اور پرنٹرز ڈسٹریبیوٹرز کے نام پر

بہشت روزہ ”اہل حدیث“

چوب عمل حدیث (المعرفہ بتی چوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weekklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی پرچہ	15/- روپے

نیز پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”اسپر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

میں کی سزا کی گئی۔ مسجد الحرام مکہ مکرمہ میں خطبہ جمعہ المبارک دیتے ہوئے امام کعبہ فضیلۃ الشیخ صالح بن محمد آل طالب نے فرمایا کہ اسلام میں بچوں کا قتل حرام ہے۔ ایک شخص کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ پشاور میں دہشت گردوں کے ہاتھوں معصوم بچوں کا قتل قابل مذمت ہے۔ ایسے ظالم لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب کے سزاوار اور جہنم میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ امام کعبہ نے اس موقع پر شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے صبر جمیل کی دعا کی۔ انہوں نے پاکستانی عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ مسجد نبوی مدینہ طیبہ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے امام الشیخ احمد الحدادی حفظہ اللہ نے کہا کہ پشاور کا سانحہ غیر انسانی فعل ہے اور انسانی تاریخ کا بدترین واقعہ ہے۔ اردنی عرب میں علماء کرام نے خطبات جمعہ میں سانحہ پشاور کے شہداء کے لیے اور پاکستان کی سلاطی کے لیے دعائیں کیں۔ امام کعبہ درپیش شہن حریم شریفین الشیخ عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں اس سانحہ کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ”اسلام میں دہشتگردی کی کوئی گنجائش نہیں۔ سکول پر حملہ اور بچوں کا قتل قابل مذمت اور بہت بڑا ظلم ہے۔ جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ دریں اثناء خادم الحرمین شریفین نے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز اور ولی عہد سلمان بن عبدالعزیز نے سانحہ پشاور کی مذمت کرتے ہوئے اس المناک واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ سعودی رہنماؤں نے حکومت پاکستان شہداء کے لواحقین اور پاکستانی عوام سے دلی تعزیت اور گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

بھی لوگ جانتے ہیں کہ مسٹر پرویز مشرف نے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے اپنے دور حکومت کے آخری عہد میں موت کی سزا پر عمل درآمد ختم کر دیا تھا۔ جسے سابق صدر زرداری نے بھی جاری رکھا۔ اب وزیر اعظم میاں نواز شریف نے یہ پابندی ختم کر دی ہے اور سزائے موت والے مجرموں کو پھانسی دینا شروع ہو گئی ہے۔ یہ بڑا اہم اچھا فیصلہ اور ضروری اقدام ہے۔ اس کا اطلاق صرف دہشت گرد مجرموں پر ہی نہیں بلکہ دیگر مقدمات میں سزائے موت کے قیدیوں پر بھی ہونا چاہیے۔ اسلام جان کے بدلے جان کا حکم دیتا ہے۔ اور قصاص میں زندگی کا قائل ہے۔ تم کی بات ہے کہ یورپی یونین دہشت گردوں کو سزائے موت دینے کی مخالفت کرتی ہے۔ پاکستان کو اس سے قطعاً اتفاق نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسلام کے بان کرود حدود پر عمل کریں اس طرح ہی ملک میں امن و امان کی فضا پیدا ہو سکتی ہے اور جرائم رک سکتے ہیں۔ اس موقع پر شہداء زبان حال سے کہہ رہے ہیں: ﴿بِأَنَّى ذَنْبٍ قُتِلْتُ﴾

دہشت گردی کی آڑ میں مدارس کو بدنام نہ کیا جائے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

وفاق المدارس السلفیہ کا ایک مدرسہ بھی دہشت گردی میں ملوث ثابت ہو جائے تو ہم اسے خود بند کر دیں گے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ بینر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی آڑ میں مدارس کو بدنام نہ کیا جائے۔ وفاق المدارس السلفیہ کا ایک مدرسہ بھی دہشت گردی میں ملوث ثابت ہو جائے تو ہم اسے خود بند کر دیں گے۔ صرف پرویز مشرف پر حملہ کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ ہر قاتل کو پھانسی ملنی چاہیے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پاک فوج کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے علماء کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ سزائے موت کے فیصلے کا اطلاق بلا تفریق ہونا چاہیے۔ قانون قصاص میں تخصیص نہیں ہونی چاہیے۔ قرآن میں بیان کردہ حدود کو حکمران تبدیل نہیں کر سکتے۔ انہیں صرف تعمیری سزا کی معافی کا اختیار ہے۔ لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ دہشت گرد مجرموں کے ساتھ دیگر مقدمات میں سزائے موت کے قیدی بھی تختہ دار پر لٹکائے جائیں۔ دریں اثناء مرکزی ترجمان حافظ باہر فاروقی رحمہ نے کہا ہے کہ پارٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس سانحہ پشاور اور موسم کی خرابی کے باعث ملتوی کیا گیا۔ جماعت کے نائب امیر حافظ زبیر احمد ظہیر کی طرف سے اس ضمن میں تحفظات کا اظہار ان کی انفرادی سوچ ہے۔ پارٹی میں کسی کو کوئی تحفظات نہیں ہیں۔ پریس میں جاری کردہ ان کے بیان کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ پارٹی کے اندرونی مسائل کو میڈیا میں اجمالاً مناسب نہیں۔ مرکزی ناظم انتخابات نے سیکوری صورتحال کی وجہ سے لاہور جماعت کا الیکشن ملتوی کیا ہے۔

جہاد میں جہاد کے نام پر ہرگز فساد برپا نہیں کرنے دیں گے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر کی اپیل پر ملک بھر کی مساجد میں شہداء پشاور کے لیے نماز جمعہ کے بعد غائبانہ نماز جنازہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ بینر پروفیسر ساجد میر نے سانحہ پشاور کے غم میں اتوار ۱۶ دسمبر کو لاہور میں پارٹی کا طلب کیا لیکن سانحہ پشاور اور موسم کی خرابی کے باعث مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ جمعہ کے روز پروفیسر ساجد میر کی اپیل پر ملک بھر کی مساجد میں سانحہ پشاور کے شہداء کے لیے نماز جمعہ کے بعد غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ علماء نے خطبات جمعہ میں کہا ہے کہ جہاد کے نام پر معصوم بچوں کو ذبح کرنے والے کسی معافی کے مستحق نہیں ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان دہشت گردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے حکومت اور پاک فوج کا مکمل ساتھ دے گی۔ جو مذہبی رہنما اب بھی ملابان کی حمایت کر رہے ہیں وہ ملک و قوم اور اسلام کے ساتھ تھلے نہیں ہیں۔ ہم وطن عزیز میں جہاد کے نام پر ہرگز فساد برپا نہیں کرنے دیں گے۔ جیلوں میں سزائے موت کے منتظر دہشت گردوں کو پھانسی پر لٹکانے سے یقیناً دہشت گردوں پر اپنے قبیح جرائم کی سزا کا خوف طاری ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ جب تک افغان سرزمین پر دہشت گردوں کی مکروہ سرگرمیاں نہیں روکی جاتیں اور مولوی فضل اللہ کو اسکے ساتھیوں سمیت پاکستان کے حوالے نہیں کیا جاتا یہ دہشت گرد نہیں دم لگاتے رہیں گے۔ افغانستان میں چھپے ہوئے پاکستانی دہشت گردوں کی خلاف ورسی آپریشن کا آغاز نہیں کیا جاتا اس وقت تک یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ افغان سرزمین اپ پاکستان کیخلاف دہشت گردی کیلئے استعمال نہیں ہوگی۔ دہشت گردی سے مستقل نجات کے خواہش مند امریکہ کو بھی پاکستان میں دہشت گردی کے حوالے سے صورتحال کی سنگینی کا ادراک کرنا اور افغانستان میں تعینات امریکی افواج کے ذریعے ضروری اقدامات اٹھانا چاہئیں بصورت دیگر یہ خطہ دہشت گردی کی آگ میں جھلسے گا تو اسکی تپش امریکہ اور اسکی اتحادی دنیا تک بھی پہنچے گی۔ انسانیت کی ہتھ کے لیے دہشت گردی کا مکمل خاتمہ ہی وقت کی ضرورت ہے جس کیلئے تمام عالمی قیادتوں کو یکسو ہونا ہوگا۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحمد و مرکز المدائن اسلام آباد
سلطان کالونی میاں چنوں خانہ اہل پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

منگنی کی شرعی حیثیت

سوال

کیا منگنی نکاح کے قانق مقام ہے کہ اسے کسی معقول عذر کی وجہ سے توڑا نہ جاسکتا ہو؟ کیا منگنی کے بعد لڑکا اپنی منگیت سے بات چیت کر سکتا ہے؟ اور علیحدگی میں رہنے کے اس کے ساتھ گپ شب کر سکتا ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب

ہمارے معاشرہ میں منگنی وعدہ نکاح ہے، نکاح یا نکاح کے قانق مقام نہیں کہ اسے کسی معقول عذر کی بناء پر توڑا نہ جاسکتا ہو۔ قرآن میں بیوہ عورت یا وہ جسے وقفہ وقفہ سے تین طلاق مل چکی ہوں ان کے متعلق فرمایا: ”اگر تم ایسی عورتوں کو اشارۃً پیغام نکاح دیا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کر لو، دونوں صورتوں میں تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ جانتا ہے کہ تم انہیں دل میں یاد رکھتے ہو لیکن تم ان سے کوئی خفیہ معاہدہ نہ کرو جو بات کرنا ہو معروف طریقے سے کرو مگر جب تک ان کی عدت نہ گزر جائے عقد نکاح کا عزم نہ کرو۔“ (البقرہ: ۲۳۵)

اس آیت کریمہ میں خطبہ النساء (پیغام نکاح) اور عقدۃ النکاح (عقد نکاح) کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے، بیوہ عورت سے اشارے کے طور پر منگنی کی بات تو کی جاسکتی ہے مثلاً ”میرا کہیں شادی کرنے کا ارادہ ہے۔“ یا ”میں کسی نیک عورت کی تلاش میں ہوں۔“ لیکن عقد نکاح کا عزم منع ہے۔ اس آیت سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ نکاح اور عقد نکاح میں فرق ہے۔ احادیث میں بھی اس فرق کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ منگنی یہی جس سے نکاح کرنا ہے (جسے منگیت کہا جاتا ہے) اسے نکاح سے پہلے ایک نظر دیکھا جاسکتا ہے۔ مسیحا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اگر ممکن ہو تو اس کی وہ چیز دیکھ لے جو اس کے نکاح کی دانی ہے۔“ (ابوداؤد النکاح: ۲۸۸۲)

اس حدیث میں بھی خطبہ نکاح اور عقد نکاح کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے، شریعت میں اپنی منگیت کو اچھتی نظر سے دیکھنے کی اجازت ہے لیکن جن چیزوں کا سوال میں ذکر کیا گیا ہے ہماری درآمد شدہ تہذیب نو کا شاخسانہ ہے کہ اس بہانے نو جوان لڑکے لڑکیاں باہمی ملاقات کرتے ہیں، سیر و تفریح کے لیے نکلتے ہیں، خریداریاں کرتے ہیں، کسی پارک میں بیٹھ کر گپ شب کر کے محفوظ ہوتے ہیں، شریعت ان کی قطعاً روادار نہیں۔ قبل از نکاح اس طرح کی کھلی میل ملاقات حرام اور ناجائز ہے۔ جب تک نکاح نہیں ہو جاتا منگیت ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہی ہوتے ہیں۔ منگنی سے کوئی لڑکا کسی اجنبی لڑکی کا شوہر نہیں بنتا کہ ستر و حجاب کی شرعی پابندیاں ختم ہو جائیں، لہذا منگنی ہونے کے بعد کھلی گفتگو آزادانہ گپ شب کرنا اور علیحدگی میں میل ملاقات کرنا شرعاً حرام اور ناجائز ہے۔ واللہ اعلم!

قسم کے لیے مسجد میں جانا

سوال

ہمارے ہاں جس شخص کے متعلق کوئی شک شبہ ہو اور اس سے صفائی لیتے وقت اسے مسجد میں لے جاتے ہیں، وہاں وضو کرانے کے بعد اس سے قسم لی جاتی ہے یا فریق مخالف کو کہا جاتا ہے کہ وہ قرآن پر رکھی ہوئی رقم اٹھالے، ایسے کاموں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ وضاحت فرمادیں۔

جواب

زمان و مکان کی تخصیص سے اصل قسم میں کوئی فرق نہیں پڑتا اس لیے جہاں عدالت ہے اسی جگہ مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا جائے، قسم لینے کے لیے نہ کسی خاص وقت کا انتظار کیا جائے اور نہ ہی کسی مقدس جگہ کے انتخاب کا اہتمام کیا جائے۔ امام بخاریؒ کا بھی یہی موقف ہے چنانچہ انہوں نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ”مدعی علیہ اسی جگہ قسم اٹھائے جہاں اس پر قسم واجب ہوئی تھی“ کسی بھی دوسری جگہ منتقل نہ کیا جائے۔“ (بخاری، الشہادات، باب نمبر ۲۳)

امام بخاریؒ نے دلیل کے طور پر سیدنا زید بن ثابتؓ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ ان کا اور عبداللہ بن مطیع کے درمیان ایک مکان کے متعلق جھگڑا تھا، مروان بن الحکم نے سیدنا زید بن ثابتؓ کو منبر پر آکر قسم اٹھانے کے متعلق کہا تو انہوں نے منبر پر آنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ ”میں اس کے لیے اپنی جگہ پر ہی قسم اٹھاؤں گا۔“ پھر انہوں نے وہیں کھڑے کھڑے قسم اٹھانا شروع کر دی۔ (بخاری، الشہادات، تعلیقاً قبل حدیث نمبر ۲۶۷۳)

نیز آپ نے سیدنا اشعث بن قیسؓ کے ایک واقعہ سے بھی استدلال کیا ہے۔ جبکہ ان کا ایک یہودی سے کسی چیز کے متعلق جھگڑا تھا، وہ اس مقدسے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے دو گواہ لاؤ یا پھر یہودی قسم اٹھائے گا۔“ (بخاری، الشہادات: ۲۶۶۹)

رسول اللہ ﷺ نے یہودی سے قسم لینے کے بارے میں کسی خاص جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی اور نہ ہی آپ نے یہودی سے تو رات ہاتھ میں لے کر قسم اٹھانے کا اہتمام کیا۔ البتہ حدیث ابن جریر کہتے ہیں کہ قسم میں شدت پیدا کرنے کے لیے کسی خاص جگہ مثلاً مدینہ میں منبر نبویؐ، مکہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اور دیگر مقامات میں مسجد کے اندر یا کسی خاص وقت جیسا کہ عصر کے بعد یا جمعہ کے دن قسم لینے کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے۔ (فتح الباری: ج ۵، ص ۳۵۰)

لیکن امام بخاریؒ کا موقف دلائل کے اعتبار سے زیادہ مضبوط ہے اور ہمارا بھی یہی رجحان ہے کہ قسم لینے کے لیے وضو کرنا، پھر مسجد میں لے جانا محض تکلف ہے، اگر کوئی سہا ہے تو

کہ بر اللہ سے ڈرے گا اور اگر جھوٹا ہے تو وہ مسجد کے تقدس کی بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ اسی طرح رقم لینے یا دینے کا معاملہ ہے اس کے لیے شرعی طریقہ تو یہ ہے کہ مدعی اپنے دعویٰ کے لیے گواہ پیش کرے بصورت دیگر مدعی علیہ سے قسم لے کر معاملہ ختم کر دیا جائے گا۔ اس کے لیے رقم کو قرآن پر رکھنا کہ اگر کوئی سچا ہے تو قرآن پر رکھی ہوئی رقم کو اٹھالے ہمارے نزدیک یہ تکلفات ہیں قرآن کریم اس لیے نہیں اترتا کہ قسموں اور رقموں میں استعمال کیا جائے۔ ہمارے نزدیک ایسا کرنے سے قرآن کا تقدس مجروح ہوتا ہے۔ واللہ اعلم!

کیا امت کا اختلاف باعث رحمت ہے؟

سوال بر صغیر میں مذہبی اختلاف بہت زیادہ ہے اس اختلاف کو تحفظ دینے کے لیے ایک حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔“ کیا واقعی یہ حدیث ہے اور اس سے مذہبی اختلافات کو برقرار رکھا جاسکتا ہے؟

جواب اختلاف ہمیشہ راہ حق سے انحراف کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس انحراف کا منبع بغض و عناد ہوتا ہے۔ امت مسلمہ میں جب تک یہ انحراف نہیں آیا یہ امت اپنے اصل پر قائم رہی اور اختلافات کی محسوس سے بھی اس کا دامن آلودہ نہ ہوا۔ لیکن اندھی تقلید اور بدعات و رسومات نے حق سے گریز کا جو راستہ کھولا تو اس سے اختلافات کا دائرہ پھیلتا ہی چلا گیا حتیٰ کہ اب اتحاد امت ایک ناممکن چیز بن کر رہ گیا ہے۔ پھر اس اختلاف کو برقرار رکھنے کے لیے احادیث کا سہارا لیا گیا جیسا کہ سوال میں مذکور ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء ﷺ کی بعثت کا مقصد ہی اختلافات کو ختم کرنا بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام ﷺ کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر مبعوث کیا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو جائے۔“ (البقرہ: ۲۱۳)

مذہبی اختلافات کو برقرار رکھنے کے لیے جس حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے متعلق محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ بے بنیاد اور باطل ہے۔ علامہ مکی اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کی سند پر مطلع نہیں ہو سکا اس کی سند صحیح تو کجا ضعیف یا موضوع سند بھی دستیاب نہیں ہو سکی۔“ (صفۃ الصلوٰۃ: ۵۹)

یہ حدیث بے اصل ہونے کے باوجود قرآن کے بھی خلاف ہے کیونکہ قرآن میں اتحاد و اتفاق کی ترغیب دی گئی ہے اور اختلاف سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”ان لوگوں سے نہ ہو جاؤ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی کئی گروہوں میں بٹ گئے ہر گروہ اس چیز پر گمن ہے جو اس کے پاس ہے۔“ (الروم: ۳۲)

آج ملت اسلامیہ کا بھی یہی حال ہے کہ وہ مختلف مذہبی گروہوں میں بٹی ہوئی ہے اس کا ہر فرقہ اسی زعم میں مبتلا ہے کہ وہ حق پر ہے حالانکہ حق پر صرف ایک گروہ ہے جس کی پہچان رسول اللہ ﷺ نے بایں الفاظ کی ہے: ”وہ میرے اور میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے: ”آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بھی اکھڑ جائے گی صبر کا دامن تھامے رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (الانفال: ۴۶)

اس آیت میں اختلافات رکھنے کی تردید کی گئی ہے اور سختی سے منع کیا گیا ہے لیکن ہمارے مذہبی طبقے اس اختلاف کو ایک بے اصل حدیث کے ذریعے باعث رحمت قرار دے رہے ہیں۔ فالی اللہ المصلح!

بہر حال ہمیں حکم ہے کہ ہم کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور مذہبی اختلافات کو ختم کر کے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔ نیز مذکورہ حدیث کے سہارے اپنے اختلافات پر ڈسے رہنے کی کوئی گنجائش نہ ہے۔ واللہ اعلم!

قریب المرگ کو قبلہ رولٹانا

سوال کیا یہ بات صحیح ہے کہ جو انسان مرض الموت میں مبتلا ہو اسے قبلہ رولٹایا جائے قبلہ رولٹانے کی کیا صورت ہوتی ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب قریب المرگ انسان کو قبلہ رخ کرنا تاکہ اسی حالت میں اسے موت آئے اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ ایسا کرنا ضروری نہیں تاہم اس کی مشروعیت میں کوئی شک نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے سیدنا براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا لوگوں نے بتایا کہ وہ تو فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے وصیت کی تھی کہ جب ان کی وفات کا وقت آئے تو انہیں قبلہ رخ کر دیا جائے رسول اللہ ﷺ نے ان کی وصیت سن کر فرمایا: ”اس نے فطرت کو پالیا ہے۔“ (مسند رک حاکم: ج ۱ ص ۳۵۳)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی نخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق حدیث میں ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے قبل قبلہ رو ہو کر اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیا تھا۔ (مسند امام احمد: ج ۶ ص ۴۱۱)

تاہم حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے متعلق وارد ہے کہ موت کے وقت لوگوں نے انہیں قبلہ رو کرنا چاہا تو وہ اس پر ناراض ہوئے۔ (مصنف عبدالرزاق: ج ۳ ص ۳۹۱)

لوگوں کا اس وقت یہ عمل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت یہ بات رائج تھی تمام مسلمان قریب الموت کے وقت ایسا کرتے تھے۔ قبلہ رخ کرنے کی دو صورتیں حسب ذیل ہیں:

- ① اسے سیدھا کر کے بل لٹا کر اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیئے جائیں اور سر کو تھوڑا سا اوپر اٹھا دیا جائے۔
- ② اسے دائیں پہلو پر لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے۔

ہمارے نزدیک یہ آخری صورت ہی رائج ہے اس پر عمل کرنے میں چنداں حرج نہیں امام نوویؒ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔ (المغنی: ج ۲ ص ۴۵۱) واللہ اعلم!

توکل اور تن آسانی میں فرق

مصلحت الشیخ
امام سجاد الحرام
ڈاکٹر سعد الشریف

ترجمہ ————— جناب حافظ محمد سرور ————— نظر ثانی ————— جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد:

اے لوگو! یہ بات معلوم ہے کہ مال زندگی کا حسن اور اہم ضرورت ہے۔ جب دن چڑھتا ہے تو لوگوں کے دل و دماغ پر روزی کے معاملات چھائے ہوئے ہوتے ہیں، غریب کی تنہا فراخی کی ہوتی ہے اور امیر کی تنہا ہوتی ہے کہ اور ملے، مالدار لالچ کرتا ہے اور فقیر پریشان ہوتا ہے اور کچھ تھوڑے سے لوگ ایسے ہیں جو ان دو کیفیتوں کے درمیان میں ہوتے ہیں۔

زندگی میں لوگ رزق کے لیے مختلف وسیلے اور ذرائع اپناتے ہیں، ہر شخص رزق اور اس کی طلب کے لیے جس قسم کا ذہن رکھتا ہے، ویسا ہی ذریعہ اپناتا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ إِذَا يَخْشَوْنَ رَبَّهُمُ ۖ إِذَا تَجَلَّىٰ لَهُمَا مَا خَلَقَ الذِّكْرَ ۖ إِذَا ذُكِّرُوا لَا يَسْمَعُونَ ۖ إِذَا سُئِلُوا بِحَقِّهِمْ لَا يُعْطُونَ﴾

(اللیل)

”قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھا جائے۔ اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو۔ اور اُس ذات کی جس نے نراور مادہ کو پیدا کیا۔ درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔“

چنانچہ کچھ لوگ انتہائی کرب اور اندیشے میں ہوتے ہیں، نیند میں انہیں سکون نہیں ملتا بھلے ہی آنکھیں بند ہوں، پانی کے گھونٹ بھرتے ہیں یا کھانا نلکتے ہیں تو خلق سے نیچے نہیں اترتا کیونکہ رزق کی فکر ان کے دل و دماغ پر حاوی ہوتی ہے، نہ کسی وعدے پر اعتبار کرتے ہیں، نہ اللہ کی تقدیر کو دھیان میں رکھتے ہیں اور نہ کسی راہ کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ اگر تمام بکڑ بند یوں سے آزاد ہو کر رزق کے لیے مارے مارے نہ پھریں تو اپنی جان موت و حیات کی کشمکش میں دکھائی دیتی ہے بلکہ جب تک ان کے من کی مراد پوری ہوتی رہے، اس وقت تک حصول رزق کے

ذرائع خواہ حلال ہوں یا حرام، ان کے لیے برابر ہیں۔

اللہ کے بند! یہی وہ لوگ ہیں جو رزق کا پہلا لقمہ دیکھ لیں تو آخری لقمے کے لیے ان کے من سے پانی بننے لگتا ہے، پھر کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، پیستے ہیں اور پیاس نہیں مٹتی۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ان پر صادق آجاتا ہے کہ

”اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو یہ تیسری ڈھونڈے گا، اس کے پیٹ کو سوائے مٹی کے کوئی شے نہیں بھر سکتی جبکہ اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔“ (مسلم)

”اگر ابن آدم کے پاس مال و دولت کی دو وادیاں ہوں تو یہ تیسری ڈھونڈے گا، اس کے پیٹ کو سوائے مٹی کے کوئی شے نہیں بھر سکتی جبکہ اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے۔“ (مسلم)

جس آدمی کا یہ حال ہو، حرص اور ہوس اس پر چھا جاتی ہے، پھر وہ تھوڑے کو کافی نہیں جانتا اور زیادہ سے سیر نہیں ہوتا، اپنی جمع پونجی اس کے لیے کافی نہیں ہوتی تو وہ دوسرے کی جانب لپکتا ہے اور خزانہ جمع کر کے اپنے لیے آگ اکٹھی کرتا ہے، نبی کریم ﷺ نے توروک رکھنے اور مانگنے سے منع فرمایا ہے لیکن ایسے لوگوں کا چلن مانگنا اور مانگتے ہی چلے جانا ہوتا ہے۔

کچھ لوگ اس کے بالکل برعکس ہیں جن پر تن آسانی اور راحت کا غلبہ ہوتا ہے، گھر کے آنگن میں دراز رہتے ہیں، نہ ہاتھ پاؤں ہلاک، نہ حرکت کریں اور اس انتظار میں رہیں کہ آسمان سے سونے یا چاندی کی بارش ہو گی، یہ سمجھتے ہیں کہ بیچہ رہنا اور کوشش کرنا ایک برابر ہے بلکہ کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور حصول رزق کے لیے دوز دھوپ کرنا ایک رینگاں کوشش ہے اور توکل اور قناعت کے منافی ہے۔ جبکہ اے بندگان الہی! حقیقت یہ

ہے کہ یہ توکل نہیں، لا ابالی پن ہے، قناعت نہیں، بے فکری ہے، ان میں سب سے زیادہ خود فریب وہ ہے جس سے اگر بات کر دو تو وہ جواب میں فوراً کہے گا کہ کیا تم نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ

”اگر تم اللہ پر یوں توکل کر لو جیسے توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اسی طرح رزق دے جیسے پر بندوں کو دیتا ہے جو صبح غالی پیٹ نلکتے ہیں اور شام کو حکم سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔“ (احمد اور ترمذی)

چنانچہ دیکھو کہ ان تن آسان متوکلین نے حدیث سے پرندوں کا توکل تولے لیا لیکن ان کا صبح اور شام کا آنا

جاننا نہ سمجھ سکے۔ ایسے لوگ قناعت کے مفہوم پر ظلم کرنے ہوئے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کا مطلب حقیر شے پر راضی رہنا ہے، انہیں اس کا کوئی دوسرا مفہوم دکھائی ہی نہیں دیتا اور

نہ یہ اپنی سوچ کو درست کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں میں بلند یوں تک پہنچنے کی ہمت نہیں ہوتی تو افلاس اور بھوک ہی کو برتر سمجھ لیتے ہیں۔ ایسے لوگ اگرچہ ہر دور اور ہر قوم میں تھوڑے ہوتے ہیں لیکن اپنے اس نظریے کو اکثر بلند آہنگی سے پیش کرتے ہیں۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نماز جمعہ کے بعد کچھ لوگوں کو مسجد کے ایک گوشے میں گھسے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا اللہ پر توکل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ان پر اپنا درہا لہرایا اور انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا:

کسی آدمی کو یوں ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ رزق کی تلاش سے علیحدہ ہو کر بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما کیونکہ آسمان کبھی سونے یا چاندی کی بارش نہیں برساتا جبکہ اللہ کا فرمان ہے:

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَ

اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا فِيْ رُزُقِكَ (الجمعة: ۱۰)

”بمگر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔“

سفیان ثوری رحمہ اللہ جب مسجد حرام میں کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھتے تو ان سے سوال کرتے کہ کس لیے بیٹھے ہو؟ وہ کہتے کہ ہم کیا کام کریں؟ تو سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے کہ

”جاؤ، اللہ کا فضل تلاش کرو اور مسلمانوں پر بوجھ نہ بنو۔“

خوش نصیب مسلمان وہ ہے جس کی زندگی میں حصول رزق کے لیے ہر ممکن کوشش کی راہ اپنائے، کام کرے تو اس طرح کہ اس کا پسینہ نہ پونے اور اسے تن آسانی اور

سستی کے جراثیم سے پاک کر دے اور اس طرح وہ اپنے لیے پاک اور حلال روزی کمائے کیونکہ مسلمان کسی خانقاہ کے اس راہب کی طرح نہیں جس کے پاس نہ کرنے کو کوئی کام ہوتا ہے اور نہ کمائے کو کچھ۔ اسلام کے نزدیک مومن کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی میں محنت کش ہوتا اور سرگرم کار رہتا ہے، زندگی سے لیتا بھی ہے اور زندگی کو دیتا بھی۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ ۚ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿۱۰﴾ (السلط)

”وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر رکھا ہے، چلو اس کی چھاتی پر اور کھاؤ خدا کا رزق، اسی کے حضور تمہیں دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔“

نبی کریم ﷺ نے افلاس سے خود بھی پناہ مانگی اور اس سے پناہ مانگنے کا حکم بھی دیا۔ کیونکہ اسلام مسلمانوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ ثروت مند اور توانا ہوں، کمزور اور بے توقیر نہ ہوں۔ ثروت مند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسی طرح کنجال نہ ہوں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے رکھیں۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو نہ تو ذلت آمیز تنگدستی میں دیکھنا چاہتا ہے اور نہ آپے سے باہر کر دینے والی خوشحالی میں، یہ نہ تو اس کا بل کے ساتھ ہے جو کمائی کے نام پر حیلہ بازی کرتا ہے اور نہ مال و دولت کے ان

بجاریوں کے ساتھ ہے جو لوگوں کا مال اس طرح اندھے ہو کر کھاتے ہیں کہ نہ انہیں دین یاد رہتا ہے اور نہ اخلاق۔ اے بندگان الہی! یہ بھی یاد رہے کہ دولت آنے جانے والی اور گھنے بڑھنے والی شے ہے، کچھ لوگ اس کے ہونے سے خوشحال ہوتے ہیں تو کچھ نہ ہونے سے بے حال۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۖ فَمَّا الَّذِيْنَ فَضَّلُوْا يَدْرِؤْنَ رِزْقَهُمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۚ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

کسی آدمی کو یوں ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ رزق کی تلاش سے علیحدہ ہو کر بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے رزق عطا فرما کیونکہ آسمان کبھی سونے یا چاندی کی بارش نہیں برساتا

يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۱﴾ (النحل)

”اور دیکھو! اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دیا کرتے ہوں تاکہ دونوں اس رزق میں برابر کے حصہ دار بن جائیں۔“

مومن بندے کی ذمہ داری یہی ہے کہ وسائل اپنائے اور اللہ کے پاس رزق ڈھونڈے کیونکہ اسے کچھ خبر نہیں کہ اللہ نے اس کا رزق کہاں چھپا رکھا ہے، رزق کے تمام وسائل برابر نہیں ہیں، لوگ زندگی کے وسائل میں اوپر تلے ہوتے رہتے ہیں اور ان کو آگے پیچھے حاصل کرتے ہیں، ان وسائل پر مکمل اختیار صرف اللہ کا ہے۔

اِنَّهُمْ يَخِفُّونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۖ نَحْنُ قَسَبْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُلٰخِيًا ۚ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (الزخرف)

”کیا تیرے رب کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کیے ہیں، اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسرے لوگوں پر ہم نے

بدرجہ فوقیت دی ہے تاکہ یہ ایک دوسرے سے خدمت لیں اور تیرے رب کی رحمت اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو (ان کے رکس) سمیٹ رہے ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے زمین کو ٹھکانہ بنایا ہے تاکہ ان کے لیے وسائل رزق زیادہ سے زیادہ ہوں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَقَدْ مَكَّنَّكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعٰيْشًا ۚ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ (الأعراف)

”ہم نے تمہیں زمین میں

اختیارات کے ساتھ بسایا اور تمہارے لیے یہاں سامان زیست فراہم کیا، مگر تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔“

چنانچہ اللہ ہی ہے جس نے معاش کی

تقسیم کی ہے اور رزق کی تقدیر بنائی ہے۔ اے مرد نادان! یاد رکھ کہ تمام لوگ مل کر بھی تجھے کچھ دینے یا کسی چیز سے محروم کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لوگ صرف ایک واسطہ ہیں، اگر تجھے کچھ دیتے ہیں تو اللہ کی تقدیر سے اور اگر کوئی چیز سے محروم کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ ہی کی تقدیر سے، جو تیرا ہے وہ تیری کمزوری کے باوجود تجھے مل کر رہے گا اور جو دوسرے کا ہے وہ تیری طاقت کے باوجود تجھے نہیں مل سکتا۔

وَإِنْ يَسْأَلُكُمُ الدُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوهٗ مِنْهُ ۖ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۱۴﴾ (الحج)

”اگر کبھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اسے چھڑا بھی نہیں سکتے مدد چاہنے والے بھی کمزور اور جن سے مدد چاہی جاتی ہے وہ بھی کمزور۔“

اے مسلمان! تیری ذمہ داری صرف اس قدر ہے کہ محنت کرے، کام کرے، زمین کے مختلف گوشوں ٹٹولے اور اسباب رزق کو اختیار کرے کیونکہ جو کوشش کرے، پالیتا ہے اور جو بوئے، کاٹ لیتا ہے، کام بغیر کوئی کمائی نہیں اور بوائی کے بغیر کوئی کٹائی نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ دو صحابہ کریم ﷺ کے پاس آئے اور کسی کام کے سلسلے میں آپ ﷺ کا ہاتھ بنایا۔ جس میں آپ ﷺ مصروف تھے

تو آپ ﷺ نے اس موقع پر انہیں فرمایا:

”جب تک تمہارے بدن میں حرکت باقی رہے، رزق سے مایوس مت ہونا، انسان کو اس کی ماں یوں جنم دیتی ہے کہ اس کے بدن پر ایک تنکا بھی نہیں ہوتا لیکن پھر اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا فرماتا ہے۔“

اے بندگان الہی! رزق کا معاملہ اس قدر پیچیدہ ہے کہ لوگ اس کی تہہ تک نہیں پہنچ پاتے اور اس معاملے میں اللہ کی حکمتوں کا ادراک نہیں کر پاتے، اللہ ہی رازق، بے پناہ قوت والا اور طاقتور ہے، اگر ہم رزق کے مفاہیم پر غور و فکر کریں اور باریک بین اور دانائے حقی کی حکمت کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ہمیں پتا چلے گا کچھ لوگ ایسے ہیں جن کا رزق صرف سمندر کی گہرائیوں میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً غوطہ خور وغیرہ اور کچھ ایسے ہیں جن کا رزق زمین و آسمان کے درمیان ہوا میں۔ مثلاً ہوا باز اور ملاح وغیرہ اور کچھ ایسے ہیں جو کسی سخت چٹان کو توڑ کر زمین کی تہہ سے اپنی زندگی کا نوالہ اٹھاتے ہیں۔ بلکہ تعجب تو اس آدمی پر آتا ہے جس کا رزق شیر کے جڑوں میں پنیاں ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ شیروں کو سوندھتا ہے یا ہاتھی کی سوندھ اور لمبے دانتوں میں ہوتا ہے چنانچہ وہ ہاتھیوں کو سکھاتا ہے یا اس بازی گر کی حالت بھی باعث تعجب ہے جو ہوا میں تلی ہوئی رسی پر اس خطرناک طریقے سے چلتا ہے کہ عقلیں دنگ رہ جائیں اور بدن پر کپکپی طاری ہو جائے، صرف اس لیے کہ اس رسی پر چل کر وہ اپنا لقمہ حیات حاصل کر سکے۔

اے بندگان الہی! کیا ہم تصور کر سکتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا رزق سرطان جیسی خطرناک بیماری سے وابستہ ہے، (اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بیماری سے بچائے اور اس میں مبتلا آدمی کو عافیت دے) کیا سرطان کا کوئی معالج نہیں ہوتا؟ کیا اس کی کوئی دوا نہیں ہوتی؟ کیا اس معالج کو اس دوا سے رزق نہیں ملتا؟ اس معالج کا رزق اسی مہلک بیماری ہی سے تو وابستہ ہوتا ہے۔

کیا ہم جانتے نہیں کہ کچھ لوگوں کا رزق سخت سردی سے وابستہ ہے اور وہ آتش دان اور لحاف بیچتے ہیں اور کچھ لوگوں کی روزی سخت گرمی سے بندھی ہوتی ہے اور وہ برف یا ٹھنڈک پیدا کرنے والے آلات فروخت کرتے ہیں۔

کیا کچھ ایسے لوگ نہیں ہیں جن کی روزی میاں بیوی کی خوشی سے جڑی ہوتی ہے اور وہ ان کے لیے خوشی کے وسائل اجرت پر مہیا کرتے ہیں؟!

کیا کچھ ایسے لوگ نہیں ہیں جن کا رزق لوگوں کی خوشی یا غمی سے وابستہ ہے اور وہ گورکشی کرتے یا کفن بیچتے ہیں۔

کچھ اسی قسم کا معاملہ جلاد کا، جیلر کا، قصاص نافذ کرنے والوں کا اور چور کے ہاتھ کاٹنے والے کا ہے جن کا رزق انہیں کاموں میں رکھا گیا ہے۔

یہی اللہ کی حکمت و دانائی اور عظمت ہے، وہی بندوں کو ایک دوسرے کے لیے مسخر کر دیتا ہے بلاشبہ اللہ جو چاہتا ہے، فیصلہ فرماتا ہے، صادق و مصدق پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے۔

”میرا رزق میرے نیزے کے سائے تلے رکھا گیا ہے۔“

اس لیے اللہ رحم فرمائے اس بندے پر جو پاکیزہ رزق کمائے، میانہ روی اور اعتدال پر چلے، اپنے رب کو یاد کرے اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھولے۔

اور کس قدر بد نصیب ہے وہ آدمی جس کا مال اور رزق اسے سرکشی ابھارے اور وہ اپنے دین اور وقار کو گنوا دے اور ان لوگوں میں سے ہو جائے جن کے متعلق اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِلًا﴾ (الجمعة: ۱۱)

”اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا۔“

نبی کریم ﷺ نے آخری زمانے کے کچھ لوگوں کے متعلق خبر دی ہے کہ

”وہ اپنے دین کو دنیا کے حقیر سے سامان کے بدلے میں بیچ دیں گے۔“ (مسلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ”ہم نے وہ آدمی دیکھے ہیں جو اپنا دین ایک درہم کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں۔“

اے بندگان الہی! سچا مومن اللہ کے دیئے ہوئے رزق پر راضی رہتا ہے اور اللہ نے اپنی حکمت کے تحت جس طرح رزق تقسیم کیا ہے، اس کے متعلق اسے عدل کا پورا یقین ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا يُجِبُّونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

”اس کی معلومات میں سے کوئی چیز ان کی گرفت ادراک میں نہیں آ سکتی سوائے اس کے کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہے۔“

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے گمراہ ابن راوندی کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جو تیسری صدی ہجری میں ذہانت کے اعتبار سے مشہور تھا کہ ایک بار اسے سخت بھوک لگی چنانچہ وہ ایک پل پر جا بیٹھا جبکہ بھوک کی شدت سے وہ مذہال تھا۔ پاس سے حریر و ریشم سے مزین کچھ گھوڑے گزرے تو اس نے پوچھا کہ یہ کس کے ہیں؟ جواب ملا کہ یہ علی بن

بلتق کے ہیں جو خلیفہ کا خادم ہے۔ پھر کچھ خوبصورت لونڈیاں گزریں تو اس نے پوچھا کہ ”یہ کس کی ہیں؟“ بتایا گیا کہ علی بن بلتق کی۔ پھر ایک اور آدمی گزرا جس نے اسے پریشان حالی میں دیکھا تو اسے دو روٹیاں کھانے کو دیں۔ ابن راوندی نے یہ روٹیاں لے کر پیٹھک دیں اور کہنے لگا ”وہ ساری چیزیں تو علی بن بلتق کے لیے ہوں اور یہ دو روٹیاں میرے حصے میں آئیں۔“

اس گمراہ کو اتنی بھی سمجھ نہ آئی کہ اس اعتراض کے ساتھ وہ اسی بھوک کا شوق تھا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اللہ ایمان سے عاری ذہانت پر لعنت کرے اور تقویٰ سے مزین کندی ذہنی پر رحم فرمائے۔“

اس لیے اے اللہ کے بندو! رزق کا انحصار آدمی کی دانائی اور عقل پر نہیں۔ بعض اوقات ہم ایک ایسے آدمی کو دیکھتے ہیں جو دانا ترین ہوتا ہے اور اپنی ساری عمر کمانے میں کھا دیتا ہے لیکن علم و دانش اور ذہانت میں اس سے کم درجہ رکھنے والا مال و دولت میں اس سے آگے ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے خوب فرمایا ہے:

”مفلسیٰ کی تلگدستی اور احمق کی خوشحالی بھی تقدیر کی ایک دلیل ہے۔“

اللہ کے بندو! اس لیے یاد رکھو کہ ذہانت خوشحالی کا سبب ہے اور نہ کندی ذہنی فقر کا باعث۔

﴿قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَئِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبا)

”اے نبی! ان سے کہو میرا رب جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا عطا کرتا ہے، مگر اکثر لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے بندگان الہی! اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ اسلام افراط و تفریط اور غلو اور دوری کی دونوں انتہاؤں کے درمیان میں ہے۔ چنانچہ وہ تلاش معاش کا حکم دیتا ہے اور اس کے لیے دوز و صوب کی تلقین کرتا ہے جبکہ تن آسانی، کابلی اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی مذمت کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔“ (بخاری اور مسلم)

ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بقیہ تعلیمی میدان میں مسلمانوں کا کردار

میدان میں چینوں، ہندوؤں، ایرانیوں، یونانیوں، مسلمانوں اور آج کے دور میں یورپ و امریکہ نے اس میں برابر کا حصہ ڈالا۔ علم انسانیت کی مشترکہ میراث ہے جس میں مسلمانوں کا حصہ سب سے زیادہ ہے، سائنس کی تاریخ میں مسلمانوں نے پانچ سو سالوں کے دوران جو کارنامے سرانجام دیئے ان میں سب سے پہلے روشنی کے قانون دریافت کرنا، قوس و قزح کی سائنسی وجہ، چمک اور خسرہ میں فرق، خورد بینی کیڑے یا مائیکروب کا نظریہ، الرجی اور امیو نولوجی کی تشخیص، جراثیم کی دریافت، پھیپھڑوں میں گردش خون کا نظریہ، امراض چشم اور اس کا علاج، سرجری کی باضابطہ ابتدائی، منظم ہسپتال کا نظریہ، نوٹو لینے والے کیمبر کا خیال، ریاضی میں جدید علم ہندسہ اور صفر کے علاوہ الجبر اور جیومیٹری، سورج پر سن اسپاٹس، بارود کی دریافت، میزائل کی ایجاد، شیشہ کی ایجاد اور گھڑی کی ایجاد قابل ذکر ہیں جن کا باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے جس کا ذکر محمد زکریا ورک، کنکشن، کینڈا نے مرکز فروغ سائنس، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لئے تحریر اپنی کتاب ”مسلمانوں کے سائنسی کارنامے“ میں بھی کیا ہے۔

بلاشبہ مسلم حکمرانوں نے علم و فن کے فروغ کے لئے روایت شکن اور لازوال کردار ادا کیا مگر ایک ہزار سال تک ہر شعبہ میں ناقابل تفسیر سمجھی جانے والی اس قوم کو اسلام دشمن عناصر نے دام میں لا کر اس کی اصل سے ہٹا دیا۔ یورپ نے مسلمان سائنسدانوں کی کتابوں کو اپنی زبان میں ترجمہ اور شائع کر کے اپنے تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کیا تاکہ مسلمانوں کے ان تجربات و تحقیق سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو کوئی ابہام باقی نہ رہے گا کہ اہل یورپ نے مسلمانوں کی اسی علمی میراث کو بنیاد بنا کر ترقی و خوشحالی کی منازل طے کیں۔ دوسری طرف بے پناہ اندرونی و بیرونی سازشوں کے نتیجے میں مسلمان علم و فن سے دور ہونے لگے جس کے بعد مغل بادشاہوں سمیت کچھ مسلم حکمرانوں نے حصول و فروغ علم پر وہ توجہ مرکوز نہ کی جو ہونی چاہئے تھی۔ مغل دور حکومت کو تعمیرات کا دور کہا جاسکتا ہے اس دورانیہ میں علم و فن کے حوالہ سے گرچہ بہت کم کام ہوا مگر یہاں مسلمانوں کے فن تعمیر نے ایک بار پھر اہل یورپ کو چونکنے پر مجبور کر دیا مغل فرمانرواؤں کے دور میں ہونے والی

”اوپر والے ہاتھ سے مراد دینے والا ہے۔ مجھے ان لوگوں پر رنج ہے جو کہتے ہیں کہ اوپر والے سے مراد لینے والا ہاتھ ہے، ان لوگوں کے بارے میں میرا یہی خیال ہے کہ یہ مانگنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔“ اسے ہندوگان الہی! کام خواہ کتنا ہی حقیر ہو، وہ بے کاری سے بہتر ہے کیونکہ بغیر سوال کے ملنے والی عزت سوال کے ساتھ ملنے والی ذلت سے بہتر ہے۔

اسلام نے آدمی کو کام کے مختلف میدانوں میں اترنے کی دعوت دی ہے کہ وہ مزدوری کرے یا آزاد کام کرے یا حصار دار بنے۔

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تھا کہ ”کون سی کمائی زیادہ بہتر یا پاکیزہ ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا:

”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر جائز تجارت۔“ (طبرانی)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔“ (بخاری)

اے ہندوگان الہی! خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمان پر واجب ہے کہ وہ رزق کے لیے تنگ و دو کرے، اپنی توانائی صرف کرے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کی تقسیم پر راضی رہے اور فراوانی اور تنگدستی کو دوسواریاں سمجھیں، اسے کوئی پروا نہ ہو کہ اس کے حصے میں کون سی سواری آئی ہے۔ اگر تنگدستی ہو تو بعض اوقات تنگدستی بھی اعلیٰ ہوتی ہے۔ جس طرح جناب مصطفیٰ ﷺ کی تنگدستی اعلیٰ تھی کیونکہ اس سے صبر کرنے اور اجر پانے کا موقع ملتا ہے اور اگر فراوانی ہو تو بعض اوقات فراوانی بھی ہستی کا سبب بنتی ہے جیسے قارون کی فراوانی اس کے لئے ہستی کا باعث بنی جبکہ دوسری طرف اسی فراوانی کے سبب اللہ کے دیئے ہوئے مال کو خرچ کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ ان ساری باتوں کا خلاصہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں موجود ہے:

”روح القدس علیہ السلام نے میرے جی میں یہ بات القاء کی کہ کوئی بھی جان اپنے وقت سے پہلے اور اپنا رزق پورا کیے بغیر فوت نہ ہوگی، اس لیے تلاش محاش میں مدد کی اپنا اور رزق کی تاخیر کسی آدمی کو اس بات پر ہرگز آمادہ نہ کرے کہ وہ اسے گناہ کے راستے سے پانے کی کوشش کرے کیونکہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے، وہ صرف اس کی فرمانبرداری سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (طبرانی، حاکم)

تعمیرات آج بھی اپنی مثال آپ ہیں اور تاج محل کو دنیا کے سات عجائبات میں شامل کیا گیا۔ اس دورانیہ میں مغل بادشاہ تعمیرات میں مصروف تھے جب کہ اہل یورپ مسلمانوں کی علمی تحقیق کو زینہ بنا کر میدان تعلیم میں سبقت لے گئے۔

قارئین کرام! ہم اس قوم و مذہب سے تعلق رکھتے ہیں کہ جن کی سب سے پہلی وحی ہی ”اقرأ“ تھی۔ جیسا کہ روایات سے ثابت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے یہ فیصلہ کیا کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر ان کو رہا کر دیا جائے، لیکن جو لوگ نادار تھے اور فدیہ ادا نہیں کر سکتے تھے اور وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے تو انہیں حکم ہوا کہ دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا، پڑھنا سکھا دیں تو چھوڑ دیئے جائیں گے۔ اس روایت کے حوالہ سے یہ امر قابل غور ہے کہ یہ قیدی غیر مسلم تھے اور اگر انہیں علم سکھانے پر رہائی دی جا رہی ہے تو سوچئے کہ کیا وہ غیر مسلم مسلمانوں کو دین اسلام کی تعلیم دیں گے۔ یقیناً ان قیدیوں نے مسلمانوں کو علم دنیا کی ہی تعلیم دی اور فروغ علم کے لئے یہ کام مسلم دنیا کے پہلے حکمران اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کیا جسے خلفائے راشدین نے بھی اپنائے رکھا اور ان کے بعد آنے والے دیگر مسلم حکمرانوں نے بھی ترجیح دی۔ یہی وجہ ہے کہ آج امریکہ و یورپ سمیت دیگر ترقی یافتہ اقوام ہباگت دہل یہ حقیقت تسلیم کرنے پر مجبور نظر آتی ہیں کہ علم واقعی مومن کی میراث ہے، ہماری آراء کے مطابق مغرب زدہ دوستوں کو چاہئے کہ وہ علمی میدان میں مسلم حکمرانوں کی کارکردگی بارے غیر جانبدارانہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو یقیناً ان کی سب غلط فہمیاں ختم ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کی کل آبادی کے تیسرے حصہ پر مشتمل مسلمانوں کو اسلام دشمن عناصر کی طرف سے پیدا کردہ اختلافات و تعصبات کو پس پشت ڈال کر اپنی عظمت رفتہ سے ہمکنار ہونے کے لئے اندرونی و بیرونی سازشوں کا مقابلہ کرتے ہوئے علم، سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں دوبارہ آگے آنا چاہئے تاکہ ہم دوسروں کے مرحون منت نہ رہیں اور آج جن کے آگے ہم دست سوال دراز کئے ہوئے ہیں ان کو دوبارہ زیر نگین لایا جاسکے۔



قرار دیتے ہیں وہ عداوت کے اندھے جذبے سے مغلوب ہو کر کسی لغویات کہہ رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کی بہترین تصویر کشی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اس قول سے فرمائی ہے کہ [كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ] ”قرآن آپ کا اخلاق تھا۔“

امام احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن جریر نے تھوڑے تھوڑے نقلی اختلاف سے ان کا یہ قول متعدد سندوں سے نقل کیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کے سامنے محض قرآن کریم کی تعلیم ہی پیش نہیں کی تھی۔ بلکہ خود اس کا مجسم نمونہ بن کر دکھا دیا تھا۔ جس چیز کا قرآن میں حکم دیا گیا تھا آپ ﷺ نے خود سب سے بڑھ کر اس پر عمل کیا۔ جس چیز سے اس میں رد کیا گیا آپ ﷺ نے خود سب سے زیادہ اس سے اجتناب فرمایا۔ جن اخلاقی صفات کو اس میں فضیلت قرار دیا گیا سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کی ذات ان سے متصف تھی اور جن صفات کو اس میں ناپسند ظہر یا گیا سب سے زیادہ آپ ﷺ ان سے پاک تھے۔“ (تفہیم القرآن: ۶۸، ۵۹) یہ دونوں آیات دعویٰ اور دلیل ہیں۔ پہلی آیت میں آپ ﷺ کے عمل اور اخلاق کو اس دعویٰ کے ثبوت کے لیے بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے فضائل میں آپ کے اخلاق بلکہ خلق عظیم اس کی دلیل ہیں کہ آپ ﷺ کے اجر کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

احادیث نبویہ میں آپ ﷺ کی بعثت کی غرض و غایت ہی یہ بتائی گئی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: ”میں مکرم اخلاق یا محاسن اعمال کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔“ (موطا امام مالک)

اور اپنے ماننے والوں کے لیے اخلاق کریمانہ کی اہمیت بڑھانے کے لیے ارشاد فرمایا:

[اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا]

”جس شخص کا خلق بہتر ہوگا تمام مومنین میں اس کا

ایمان اعلیٰ اور اکمل ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد)

ان احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں اخلاق کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اس اہمیت کے پیش نظر قرآن



جناب عبدالرشید عراقی

قسط نمبر ۲

فضائل مصطفیٰ ﷺ

آپ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں:

قرآن مجید میں ہے:

﴿وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَنُوعٍ ۚ وَإِنَّكَ لَعَلَّ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝﴾ (القلم)

”اور بے شک تیرے لیے بہ انتہا اجر ہے اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔“

صاحب احسن البیان ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ”فریضہ نبوت کی ادائیگی میں جتنی زیادہ تکالیف برداشت کیں اور دشمنوں کی باتیں توڑنے سنی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔“ ”خلق عظیم“ سے مراد اسلام دین یا قرآن ہے مطلب یہ ہے کہ تو اس خلق پر ہے جس کا حکم تجھے اللہ تعالیٰ نے قرآن یا دین اسلام میں دیا ہے یا اس سے مراد وہ تہذیب یا شائستگی نرمی اور شفقت، امانت و صداقت، حلم و کرم اور دیگر اخلاقی خوبیاں ہیں جن میں آپ نبوت سے پہلے بھی ممتاز تھے اور نبوت کے بعد ان میں مزید بلندی اور وسعت آئی۔ اس لیے جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: [كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ] (صحیح مسلم، کتاب المسافرين باب جامع صلوٰۃ اللیل) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ جواب خلق عظیم کے مذکورہ دونوں مفہوموں پر حاوی ہے۔“ (احسن البیان: ص ۱۶۱)

مولانا سید مودودیؒ ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”آپ ﷺ کے لیے اس بات پر بے حساب اور لازوال اجر ہے آپ خلق خدا کی ہدایت کے لیے جو کوشش کر رہے ہیں ان کے جواب میں آپ کو ایسی ایسی اذیت ناک باتیں سننا پڑ رہی ہیں پھر بھی آپ اپنے اس فرض کو انجام دیئے چلے جا رہے ہیں۔

اس مقام پر یہ فقرہ دو معنی دے رہا ہے: ایک یہ کہ

آپ اخلاق کے بہت بلند مرتبے پر فائز ہیں۔ اسی وجہ سے آپ ہدایت خلق کے کام میں یہ اذیتیں برداشت کر رہے ہیں۔ ورنہ ایک کمزور اخلاق کا انسان یہ کام نہیں کر سکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ قرآن کے علاوہ آپ کے بلند اخلاق بھی اس بات کا صریح ثبوت ہیں کہ کفار آپ کی دیوانگی کی جو تہمت رکھ رہے ہیں وہ سراسر جھوٹی ہے۔ کیونکہ اخلاق کی بلندی اور دیوانگی دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ دیوانہ شخص وہ ہوتا ہے جس کا ذہنی توازن بگڑا ہو اور جس کے مزاج میں اعتدال باقی نہ رہا ہو۔ اس کے برعکس آدمی کے بلند اخلاق اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ وہ نہایت صحیح الدماغ اور سلیم الفطرت ہے۔ اس کا ذہن اور مزاج غایت درجہ متوازن ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے مزاج جیسے کچھ تھے اہل مکہ ان سے ناواقف نہ تھے۔ اس لیے ان کی طرف محض اشارہ کر دینا ہی اس بات کے لیے کافی تھا کہ مکہ کا ہر معقول آدمی یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے کہ وہ لوگ کس قدر بے شرم ہیں جو ایسے بلند اخلاق آدمی کو مجنون کہہ رہے ہیں۔ ان کی یہ بے ہودگی رسول اللہ ﷺ کے لیے نہیں بلکہ خود ان کے لیے نقصان دہ تھی کہ مخالفت کے جوش میں پاگل ہو کر وہ آپ کے متعلق ایسی بات کہہ رہے تھے جسے کوئی ذی فہم آدمی قابل تصور نہ مان سکتا تھا۔

یہی معاملہ ان مدعیان علم و تحقیق کا بھی ہے جو اس زمانے میں رسول اللہ ﷺ پر مرگی اور جنون کی تہمت رکھ رہے تھے۔ قرآن پاک دنیا میں ہر جگہ مل سکتا ہے اور حضور ﷺ کی سیرت بھی اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ مکمل موجود ہے۔ ہر شخص خود دیکھ سکتا ہے کہ جو لوگ اس بے مثل کتاب کے پیش کرنے والے اور ایسے بلند اخلاق رکھنے والے انسان کو ذہنی مریض

عید نے حضور ﷺ کو یہ کہیں نہیں کہا کہ آپ بہترین نماز پڑھتے ہیں یا آپ بہترین روزہ رکھنے والے ہیں۔ بلکہ یہ کہا: ﴿إِنَّكَ لَعَلَّ خَلْقٍ عَظِيمٍ﴾^۱ ”بے شک آپ خلق عظیم کے حامل ہیں۔“

رسول اکرم ﷺ اپنی امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ سب سے زیادہ شفقت فرمانے والے اور سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء انسانوں سے مبعوث فرمائے اور تمام انبیاء انسانوں کی خیر خواہی کے لیے مبعوث ہوئے۔ خاص طور سے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسانی دکھ اور درد کو نہ صرف گہرائی سے سمجھتے تھے بلکہ ان کے دکھ درد کو اپنا سمجھتے اور ان کے شریک غم رہتے تھے۔ وہ انسانی مشکلات کے عمل سے اتنی گہری دلچسپی رکھتے تھے کہ قرآن مجید نے ان کو رحمہ للعالمین کا خطاب دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا تعارف ان لفظوں میں کروایا ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾^۲

”البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس رسول تمہاری جانوں میں سے شاک گزرتا ہے اوپر اس کے جو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ بہت چاہنے والا ہے تم کو مومنوں کے ساتھ بہت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔“

محترم جناب ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

”نبی ﷺ کی ذات گرامی امت اسلامیہ پر احسان عظیم ہے اس سورت کا اعتقاد اس نعمت عظمیٰ کے ذکر خیر پر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام قبائل کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس نے اپنی پیغام رسانی کے لیے تم پر مہربانی کرتے ہوئے ایک ایسے انسان کو چنا ہے جو تم میں سے ہیں اور تمہاری زبان بولتے ہیں۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا ہر قبیلہ عرب سے خاندانی تعلق ہے۔ صحیح مسلم اور ترمذی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو اولاد اسماعیل سے چن لیا اور قریش کو اولاد کنانہ

سے اور کنانہ سے بنی ہاشم قریش کو۔“

نبی ﷺ کی دوسری صفت یہ بتائی گئی کہ آپ پر وہ بات شاک گزرتی ہے جس سے امت مسلمہ کو تکلیف پہنچتی ہے۔

تیسری صفت یہ ہے کہ آپ دل سے تمنا کرتے ہیں کہ آپ کی امت جہنم میں نہ ڈال دی جائے اور یہ بھی تمنا کرتے ہیں کہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کی طرف اپنی امت کی رہنمائی کر دیں۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ آپ مومنوں کے لیے بہت ہی رحم دل ہیں اسی وجہ سے چاہتے ہیں کہ وہ عمل صالح کریں اور گناہوں کا ارتکاب نہ کریں تاکہ اللہ کی جنت کا حقدار بنیں۔“ تیسیر الرحمن لبیان القرآن: ج ۱، ص ۶۰۰ (مطبوعہ لاہور)

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ﴾

”تمہارے پاس عظیم الشان رسول آیا ہے جو تم ہی میں سے ہے۔“

”من انفسکم“ کے مخاطب اہل عرب اور قریش ہیں۔

صحیح بخاری میں بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما

آنحضرت ﷺ کا ارشاد موجود ہے:

”اللہ تعالیٰ نے مجھے قبائل کی شاخ در شاخ میں بہترین شاخ سے مبعوث فرمایا حتیٰ کہ میں اس قرن سے پیدا ہوا جو میرا ہے۔“ (رحمہ للعالمین: ج ۳، ص ۸۳)

﴿عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾

”تمہاری تکلیف ان پر شاک گزرتی ہے۔“

”واضح ہو کہ نبی ﷺ کی یہ صفت کفار اور مومنین دونوں کے حق میں تھی نبی ﷺ جب کفار کو کفر و شرک میں دیکھتے اور خیال فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ کس قدر انجام بد کا شکار ہونے والے ہیں۔ یہ لوگ کیونکر اپنے ہاتھوں اپنے لیے چاہ ہلاکت کھود رہے ہیں۔ حضور ﷺ کے دل رحم کو نہایت صدمہ گزرتا تھا۔“ (رحمہ للعالمین: ج ۳، ص ۸۶)

﴿حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ﴾

”ہمارا نبی تم لوگوں کی نفع رسانی کا کمال درجہ طالب و شائق ہے۔“

آیت بالا سے پھر ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کو نبی نوع انسان کے مفاد اور دفاع اصلاح کی آرزو بدرجہ کمال تھی۔

﴿وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ﴾^۳

”بہت لوگ ہیں جو ایمان لائیں گے اگر تجھ کو ان سے ایمان لے آنے کی بڑی چاہت ہے۔“

اس آیت سے بھی یہی استفادہ ہوا کہ حضور ﷺ کا منتہائے نظر اور کمال آرزو یہی تھا کہ تمام عالم اسلام کے سرایک ہی مالک وحدہ لا شریک لہ کے سامنے جھکے ہوئے ہوں۔ (رحمہ للعالمین: ج ۳، ص ۹۱)

﴿بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾^۴

”وہ مومنوں سے بہت پیار کرنے والا اور ان پر ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔“

نبی کریم ﷺ کے حق میں یہ امر نہایت شرف و عزت اور غایت مکرم و حرمت کا موجب ہے کہ حضور ﷺ کی صفت میں دو نام بحالت ترکیبی تجویز فرمائے گئے ہیں جو اس ترتیب کے ساتھ خود ذات پاک سبحان کے لیے مستعمل ہوتے ہیں۔ سورہ حج میں ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾^۵

”تحقیق اللہ تعالیٰ انسانوں پر رؤف و رحیم ہے۔“

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو گاہے بگاہے وعظ سنایا کرتے اسی اندیشہ سے کہ روزانہ کا وعظ سننا ہم پر گراں نہ گزرے۔ قاضی صاحب رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

”نبی ﷺ کا یہ احوال ازراہ شفقت و رافت تھا کہ سامعین جس قدر بھی سنیں نشاط طبع اور حضور قلب سے سنیں اور آئندہ کے لیے شوق تمام باقی رہے۔“ (رحمہ للعالمین: ج ۳، ص ۹۳-۹۵)

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾^۶

”اور ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔“

صاحب احسن البیان اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”جہاں اللہ کا نام آتا ہے وہیں آپ ﷺ کا نام بھی آتا ہے۔ مثلاً اذان نماز اور دیگر مقامات پر گزشتہ کتابوں میں آپ ﷺ کا تذکرہ اور صفات کی تفصیل ہے۔ فرشتوں میں بھی آپ ﷺ کا ذکر خیر ہے۔ آپ ﷺ کی اطاعت کو اللہ نے اپنی

اطاعت قرار دیا اور اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت کا بھی حکم دیا۔“ (احسن البیان: ص ۱۷۸)

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی ﷺ فرماتے ہیں کہ ”ہم نے آپ کا مقام اونچا کر دیا ہے آپ کا ذکر خیر ہر جگہ عام کر دیا ہے آپ کی رسالت کے اعتراف کو قوی ایمان کی شرط قرار دیا ہے۔ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونوں جگہ آپ کا مقام اونچا کر دیا ہے۔ چنانچہ اذان اور قیامت اور خطبے میں ائمہ دین لالا اللہ و ائمہ دین محمد رسول اللہ پکارا جاتا ہے۔ جب تک دنیا باقی رہے گی آپ کا نام اللہ کے نام کے ساتھ لیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہیں۔ ﴿صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ ”اے ایمان والو! نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے رہو۔“ (الاحزاب: ۵۶)

”جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔“

اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنی اطاعت کے ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا ﴿أَطِيعُوا اللہَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُوْلَ﴾ مسلمانو! اللہ کی بات مانو اور اس کے رسول کی بات مانو۔“ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَ مَا نَهَاکُمْ عَنْہُ فَاتَّقُوا﴾ (الحشر: ۷)
”مسلمانو! جو کچھ رسول دیں اسے لے لو اور جس سے دور رکھے رک جاؤ۔“

گویا اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے ذکر جمیل سے آسمانوں اور زمینوں کو بھر دیا اور جو شہرت اور مقام آپ کو حاصل ہوا وہ دنیا میں کسی کو حاصل نہیں ہوا۔“

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُوْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ (الحدید)

”یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنا فضل دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔“ (الحمد: ۲۱)

[اللہم صل وسلم وبارک علی رسولک محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین] (تیسرے الرحمن البیان القرآن: ج ۲ ص ۱۷۵، ۱۷۵)

مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾
”ہم نے تیرا نام بلند کر دیا۔“

”بے شک یہ اعلیٰ خصوصیت صرف اسی برگزیدہ انام کے نام نامی کو حاصل ہے جس کی رفعت ذکر کا ذمہ دار خوب رب العالمین بنا ہے۔“ (ردہ للعالمین: ج ۳ ص ۲۸)

یہودی عیسائی مسلمان سن رکھیں کہ اسی موجودہ بائبل کے اندر نبی ﷺ کا مبارک نام ولادت اور دار ہجرت اور حضور ﷺ پر ایمان لانے والے قبائل کے نام حضور ﷺ سے سرسری کار آنے والی قوموں کے نام اور ان کے انجام ایسی وضاحت سے پائے جاتے ہیں جو ﴿وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ﴾ کی صحیح تفسیر ہیں۔

”اور ان سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ رب العالمین نے حضور ﷺ کی رفعت ذکر کا اہتمام صدیوں پیشتر کیسے زبردست اعلانات فرمایا تھا۔“ (ردہ للعالمین: ج ۳ ص ۳۱)

کفار مکہ کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو صادق اور امین کا لقب ملا آنحضرت ﷺ کی نیکی اور بزرگی کا اتنا اثر تھا کہ وہ آپ کو نام لے کر نہیں بلاتے تھے۔ آپ کی عمر ۲۵ سال کی تھی۔ جب قریش مکہ نے کعبہ کی عمارت کو (جس کی دیواریں سیلاب کی وجہ سے پست ہو گئی تھیں) از سر نو تعمیر کیا۔ عمارت کے بنانے میں مکہ کے سب قبیلے شامل تھے مگر جب حجر اسود کو اس کے مقام پر نصب کرنے کا موقع آیا تو ان میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا کیونکہ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ حجر اسود اس کے ہاتھ سے نصب ہو۔ چار دن تک یہی جھگڑا چلتا رہا آخر ولید بن مغیرہ نے جو قریش میں سب سے بڑی عمر کا تھا یہ رائے دی کہ ”کل جو شخص صبح کے وقت سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو اس کو فیصلہ تسلیم کیا جائے اور اس کے فیصلے پر عمل کیا جائے۔ قریش مکہ نے اس سے اتفاق کیا۔ چنانچہ اگلی صبح آنحضرت ﷺ سب سے پہلے خانہ کعبہ میں تشریف لائے تو سرداران قریش پکار اُٹھے:

[ہذا الامین رضیناہ]
”امین تشریف لے آئے ہیں ہم ان کے فیصلے پر رضامند ہیں۔“

”آنحضرت ﷺ نے ایسا عمدہ فیصلہ فرمایا کہ سب خوش ہوئے۔ آپ نے ایک چادر بچھائی اس پر اپنے

دست مبارک سے حجر اسود کو رکھا مگر ہر قبیلے کے سردار سے فرمایا کہ چادر کو پکڑ کر اوپر اٹھائیں اس طرح حجر اسود کو وہاں تک لائے جہاں اس کو نصب کرنا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک سے پکڑ کر اس کی جگہ پر نصب کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے حسن تدبیر سے ایک خوزیز جنگ کا انسداد کر دیا۔“ (ردہ للعالمین: ج ۳ ص ۲۸)

علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) اپنے خطبہ نمبر ۵ (آں حضرت ﷺ کی جامعیت) میں ارشاد فرماتے ہیں:

”سیدنا نوح علیہ السلام کی زندگی کفر کے خلاف غیظ و غضب کا دلولہ پیش کرتی ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی حیات بت شکنوں کا منظر دکھاتی ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کفار سے جنگ و جہاد شاہانہ علم و فن اور اجتماعی دستور قوانین کی مثال پیش کرتی ہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی صرف خاکسارانی تواضع، غنودر گزر اور قناعت کی تعلیم دیتی ہے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی زندگی شاہانہ اولوالعزمیوں کی چارہ گاہ ہے۔ سیدنا ایوب علیہ السلام کی حیات صبر و صبر کا نمونہ ہے۔ سیدنا یونس علیہ السلام کی سیرت امانت اور اعتراف کی مثال ہے۔ سیدنا یوسف علیہ السلام کی زندگی قید و بند میں بھی دعوت حق اور جوش ملیح کا سبق دیتا ہے۔ سیدنا داود علیہ السلام کی سیرت کریمہ کا نمونہ و ستائش اور دعا و زلدی کا مجملہ ہے۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی زندگی امید خدا پر توکل اور اعتماد کی مثال ہے۔ لیکن حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت مقدسہ کو دیکھو تو اس میں نوح اور ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ سلیمان اور داود ایوب اور یونس یوسف اور یعقوب کی زندگیاں اور سیرتیں سمٹ کر سامنے آتی ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یہ یحیٰ واری
آنچه خوبان ہمد وازد تو نما واری
(خطبات مہاس: ص ۱۰۸، ۱۰۹)



سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا

تحریر: جناب ابو حمزہ سعید بنی السعیدی

وہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ آئیں اور آپ کی والدہ ماجدہ کے سپرد کیا۔ وہ چونکہ آپ کے آنے پر بے شمار برکتیں اور سعادتیں حاصل کر چکی تھیں ان کا جی چاہتا تھا کہ آپ کچھ عرصہ مزید ان کے ہاں گزاریں۔ نیز ان دنوں مکہ میں ایک وبائی مرض پھیلا ہوا تھا۔ اس لیے انہوں نے آپ کی والدہ سے گزارش کی کہ آپ میرے اس بیٹے کو کچھ مدت مزید میرے پاس رہنے دیں۔ ویسے بھی مجھے اس پر کئے کی وباء کا اندیشہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو ان کے ساتھ واپس روانہ کر دیا۔

شفق صدر:

ایک دفعہ آپ سیدہ حلیمہ کی اولاد یعنی اپنے رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے کہ دوفرشتے انسانی شکل میں آئے۔ انہوں نے آپ کو پکڑ کر لٹا لیا اور آپ کا سینہ مبارک چاک کر کے آپ کا قلب مبارک نکال کر اس میں سے ایک لوتھڑا نکالتے ہوئے کہا کہ ”یہ شیطان کا حصہ ہے۔“ پھر آپ کے قلب مبارک کو ایک سنہری طشت میں رکھ کر زمزم سے دھو کر اس کی جگہ پر واپس رکھ دیا۔ یہ واقعہ پیش آنے پر آپ کے رضاعی بہن بھائی روتے ہوئے دوڑتے ہوئے گھر پہنچے اور اپنی والدہ کو بتلایا کہ ہمارے قریشی بھائی کو دو آدمیوں نے قتل کر دیا ہے۔ یہ سن کر سیدہ حلیمہ گھبرا گئیں اور دوڑتی ہوئی آپ کے پاس پہنچیں۔ آپ اس وقت کھڑے تھے البتہ آپ کے چہرے کا رنگ کسی قدر فق تھا۔ انہوں نے آپ کو سینے سے لگایا اور زندہ پا کر اللہ کا شکر ادا کیا اور پوچھا کہ بیٹا کیا ہوا تھا؟ آپ نے سارا جرایبان کر دیا۔

اس واقعہ سے سیدہ حلیمہ کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہ آسبہ اثر ہو یا دوبارہ ایسا واقعہ رونما ہو۔ وہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ آئیں اور آپ کی والدہ کے حوالے کیا اور یہ واقعہ بھی گوش گزار کر دیا۔ آپ کی والدہ نے کہا کہ فکر اور اندیشے کی کوئی بات نہیں میرے بچے پر شیطانی تسلط نہیں ہو سکتا۔ میں ایام حمل میں بہت سے عجیب عجیب امور دیکھ چکی ہوں۔

راستے میں محمد ﷺ کی مشہدی

ایک دفعہ سیدہ حلیمہ آپ کو ساتھ لیے مکہ مکرمہ کی طرف آ رہی تھیں مکہ کے نواح میں پہنچیں تو انہیں قضا نے

ان کی تلاش میں گئیں اور شیماء سے غصے کا اظہار کیا کہ اس معصوم کو اتنی تیز دھوپ اور گرمی میں باہر کیوں لے کر آئی؟ تو شیماء نے کہا: امی جان! ایسی تو کوئی بات نہیں۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ میرے بھائی کو گرمی بالکل نہیں لگی۔ میں اسے لے کر آئی تو ایک بادل ہم پر سایہ فلن رہا۔ ہم جس طرف جاتے وہ بادل اُدھر کو چل دیتا۔ ہم جہاں رکتے وہ بھی رک کر سایہ کیے رہا۔

سیدہ حلیمہ کی بیٹی بکریاں چرانے جاتی۔ شام کو بکریاں اس حال میں لوٹیں کہ ان کے پیٹ گھاس کھا کھا کر بھرے ہوتے اور ان کے تھنوں میں بھی خوب دودھ ہوتا۔ یہ سب اس مہمان کی آمد کی برکت کا ظہور تھا۔ جبکہ قبیلہ کے دوسرے لوگوں کی بکریاں بھوکے خالی پیٹ واپس آتیں۔ وہ لوگ چرواہوں سے کہتے کہ تم بھی اپنی بکریاں وہاں چرایا کرو جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ کا شوہر حارث کہتا کہ یہ سب گھاس وادی کی وجہ سے نہیں بلکہ ہماری حالت میں تبدیلی اس بابرکت یتیم مہمان کی وجہ سے ہے۔ یہ جب سے آیا ہے تب سے ہماری قسمت بدل گئی اور بھاگ جاگ اٹھے ہیں۔ خیر و برکت اور خوش حالی نے ہمارے گھر کی راہ دیکھ لی ہے۔

سیرت ابن ہشام کے شارح امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ سیدہ حلیمہ قبیلہ بنو سعد کی انتہائی معزز خواتین میں سے تھیں۔ اللہ کے رسولؐ کی قریشی تھے۔ عربوں میں سے اہل مکہ کی اور اہل مکہ میں سے قریش کی زبان انتہائی فصیح تھی۔ بنو سعد کی فصاحت زبان بھی اس دور میں مسلم تھی۔ ایک دفعہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول! آپ کس قدر فصیح اللسان ہیں ہم نے آپ سے زیادہ فصیح زبان کوئی کسی کو نہیں سنا۔ آپ نے فرمایا: ”ایسا کیوں نہ ہو میں قریش میں سے ہوں اور میری رضاعت و تربیت قبیلہ بنو سعد میں ہوئی ہے۔“

سیدہ حلیمہ کے ہاں مدت رضاعت پوری ہونے پر

عربوں کا رواج تھا کہ بچے کی ولادت کے بعد اس کی بہترین تربیت نشو و نما اور اچھی صحت کی خاطر اسے دیہاتی خواتین کے سپرد کر دیتے۔ دیہاتی خواتین اجرت پر بچوں کو لے جاتیں اور ان کی تربیت کرتیں۔ دیہات کی صاف ستھری فضا اور کشادہ ماحول میں بچے کی صحت اور جسم پر ایسے اثرات مرتب ہوتے اس کے ساتھ ساتھ وہ خالص عربی زبان سیکھ لیتا اور اسی انداز میں تکلم کا عادی ہو جاتا۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ کے والد گرامی کا اس سے پہلے انتقال ہو چکا تھا۔ آپ کی ولادت کے دنوں میں طائف کے سرسبز و شاداب اور صحت افزا مقام سے دودھ پلانے والی بہت سی خواتین مکہ مکرمہ آئیں۔ ان سب نے محمد ﷺ کو قبول کرنے سے محض اس لیے انکار کر دیا کہ یہ بچہ یتیم ہے۔

ان کی نظر ایسے بچوں پر ہوتی تھی جن کا باپ زندہ ہو اور اس سے زیادہ سے زیادہ اجرت ملنے کی امید ہو۔ سیدہ حلیمہ سعدیہ کو کوئی اور بچہ نہ ملا تو وہ بالآخر اس دُر جمیم کو گود لینے کے لیے آمادہ ہو گئیں اور ان کی قسمت جاگ اٹھی۔

حلیمہ قبیلہ بنو سعد بن بکر کے قبیلے کی خاتون تھیں۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن حارث بن فحشہ اور شوہر کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ تھا۔ آپ سیدہ حلیمہ کے ہاں زیر تربیت رہے ان کی گزر اوقات بکریوں پر تھی۔ ان کے اہل خانہ بکریاں چراتے ان کا دودھ پینے اور گوشت کھاتے سب گھر والے اس قریشی مہمان کا خوب خیال رکھتے اور خاطر مدارات کرتے۔ سیدہ حلیمہ کی بیٹی شیماء بنت حارث آپ کو گود اٹھاتی، آپ سے پیار کرتی اور آپ کے ساتھ کھیلا کرتی۔

وہ ایک دن آپ کو گود میں اٹھائے گھر سے باہر لے گئی۔ گرمی بہت تھی سیدہ حلیمہ کو بعد میں پتہ چلا تو وہ

انہی قیدیوں میں ایک خاتون شیما بھی تھیں جو سیدہ حلیمہ کی دختر اور رسول اللہ ﷺ کی رضاعی بہن تھیں۔ اس نے کہا کہ تم مجھے کچھ نہ کہو اور اپنے سردار کے پاس نہ جاؤ۔ میں وہاں اپنا تعارف کرواؤں گی۔ رسول اللہ ﷺ اس سے دیکھے ہوئے تقریباً پچاس سال گزر چکے تھے۔ اس نے آکر عرض کیا 'اللہ کے رسول! میں حلیمہ سیدہ کی بیٹی اور آپ کی رضاعی بہن ہوں، میرا نام شیما ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس بات کی کوئی دلیل یا محبت ہے؟" تو اس نے بتلایا کہ میں نے ایک دفعہ آپ کو اٹھایا ہوا تھا تو آپ نے میری پشت پر دانٹوں سے کاٹا تھا۔ اس کا نشان میری پشت پر اب تک موجود ہے۔

اس پر آپ ﷺ اسے پہچان گئے خوش آمدید کہا اور دریافت کیا کہ اگر آپ میرے ہاں رہنا پسند کریں تو آپ کو پورا پورا تحفظ اور عزت ملے گی اور اگر آپ اپنی قوم میں واپس جانا چاہیں تو اس کا بھی اہتمام کر دیا جائے گا۔ انہوں نے اپنی قوم اور وطن میں واپس جانے کو ترجیح دی اور جانے سے پہلے اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں انتہائی باوقار اور عمدہ انداز میں رخصت کیا۔

رضاعی والدہ اور اس کا

سیدنا ابوالفضلؓ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ غزوہ حنین کے دنوں میں ہجرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم کر رہے تھے۔ میری ان دنوں لڑکپن کی عمر تھی۔ میں اونٹ کی بڑی اٹھا سکتا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ خاتون آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک بچا دی اور وہ چادر پر بیٹھ گئیں۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ خاتون کون ہے؟ مجھے بتلایا گیا کہ یہ رسول اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ سیدہ حلیمہؓ ہیں۔ (سنن ابی داؤد، حدیث ۵۱۳۳، المسند للرحمہ: ۱۶۲/۳، تاریخ دمشق: ۸۲۳/۸، سیرت ابن ہشام: ۱۶۳/۱، دلائل النبوة للبیہقی: ۵۸/۱، السیرۃ لابن کثیر: ۲۳۱/۱، طبقات ابن سعد: ۱۱۰/۱، اسد الغابہ: ۳۷۴/۳) (البدایہ والنہایہ)



وی پی آر شاہ

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں مسترد وہ اہل حدیث وی پی بیجا جا رہا ہے۔ جسے رسول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

سرفراز فرما۔

اور وہ کبھی اس انداز میں پیار و محبت کا اظہار کرتیں:

هَذَا أَخٌ لِّى لَمْ تَلِدْهُ أُمِّى
وَلَيْسَ مِنْ نَسْلِ أبِى وَعَمِّى
فَاتَّبِعْهُمُ اللَّهُمَّ فِيمَا تُنْجِى

"یہ میرا پیارا بھائی ہے۔ اگرچہ اسے میری ماں نے جنم نہیں دیا اور نہ یہ میرے باپ اور چچا کے خاندان میں سے ہے۔ الہی! اسے اپنے فضل و کرم سے خوب خوب پروان چڑھا۔"

سیدہ حلیمہ کا ملاقات کے لیے کئے آنا:

رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک پچیس برس کی ہوئی تو مکہ مکرمہ کی تاجر پیشہ متمول خاتون سیدہ خدیجہ سے آپ کی شادی ہوئی۔ سیدہ نے اپنے قابلِ فخر شوہر اور سر تاج کے ساتھ پوری زندگی وفا شعار اور حسن سلوک کے ساتھ بسر کی اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے منظور ہوتے ان کی خوب خاطر مدارت اور عزت و تکریم کرتیں۔ اسی زمانے میں ایک دفعہ قحط سالی کے دن تھے تو سیدہ حلیمہؓ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لیے مکے آئیں۔ ملاقات کے بعد واپس جانے لگیں تو سیدہ خدیجہؓ نے انہیں اتاج سے لدا ہوا ایک اونٹ اور چالیس بکریاں بطور تحفہ عنایت فرمائیں۔ جس سے انہیں اس قدر خوشی ہوئی جس کی کوئی انتہا نہ رہی۔

شادی کے بعد چالیس سال کی عمر میں آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ مکہ کے حالات بدل گئے لوگ آپ کے اور اہل اسلام کے شدید ترین مخالف ہو گئے۔ مکے میں رہنا ان کے لیے دو بھر ہو گیا۔ مسلمانوں نے ایک دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی، پھر ایک افواہ سن کر مکے واپس آ گئے حالات پہلے سے بھی سنگین تھے۔ دوبارہ حبشہ کی طرف چلے گئے اور پھر وقت آنے پر اللہ نے اپنے رسول کو اور مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کر کے یثرب جانے کی اجازت دے دی۔ پھر آٹھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے نبی کو وہ عزت دی کہ مکہ فتح ہو گیا اور فتح مکہ کے دنوں میں حنین اور طائف کے غزوات پیش آئے۔

غزوہ حنین کے نتیجے میں مسلمانوں کو بنو ہوازن پر فتح نصیب ہوئی۔ سارا قبیلہ مسلمانوں کے ہاتھ قید ہوا۔

حاجت کی ضرورت ہوئی۔ وہ آپ کو ایک جگہ بٹھا کر قضائے حاجت کے لیے چلی گئیں۔ واپس آئیں تو آپ اس جگہ پر نہ تھے۔ بہت گھبراہٹیں اور پریشان ہوئیں، وا محمد! وا ابنا کہہ کہہ کر آپ کو بلاتی اور پکارتی رہیں۔ بہت تلاش کیا مگر کوئی اتنا پتہ نہ چلا۔ مایوس اور ناامید ہو کر حیران و پریشان حالت میں مکے پہنچیں اور آپ کے دادا سردار عبدالمطلب کے ہاں حاضر ہو کر ساری صورتحال سے انہیں آگاہ کیا۔

یہ خبر سن کر سردار عبدالمطلب اٹھ کر بیت اللہ کی طرف چل دیے اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں کیں کہ یا اللہ! میرا بیٹا محمدؐ مل جائے۔ ورقہ بن نوفل اور ایک اور قریشی آدمی نے آپ کو پہاڑوں میں دیکھ لیا۔ وہ آپ کو ساتھ لے کر مکے آئے اور سردار عبدالمطلب کو بتایا کہ یہ ہمیں مکہ کے بالائی علاقے سے ملا ہے۔ سردار عبدالمطلب نے اللہ کا شکر ادا کیا اور آپ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے آپ کی والدہ کی خدمت میں لے آئے۔ (سیرت ابن ہشام: ۱۸۳/۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ سردار عبدالمطلب نے آپ کے ملنے کی خوشی میں کثیر مقدار میں سونا اور بہت سے اونٹ صدقہ کیے اور سیدہ حلیمہ کو بہت سے انعام و اکرام دے کر واپس جانے دیا۔ (مدارج النبوة: ۲۰/۲)

آنحضرت کی رضاعی ہمشیرہ سیدہ شیما کا ذکر خیر:

آپ کی رضاعی بہن سیدہ شیماؓ آپ کو جھولا جھلاتے ہوئے یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں:

يَا رَبَّنَا أَبْقِ أَحِبِّي مُحَمَّدًا
حَتَّى أَرَاهُ يَافِعًا وَأَمْرَدًا
ثُمَّ أَرَاهُ سَيِّدًا وَمُسَوَّدًا
وَأَكْبِبْ أَعَادِيهِ مَعَادَ الْحُسَدَا
وَأَعْطِهِ عِزًّا يَدُومُ أَبَدًا

"اے رب! میرے اس بھائی محمد کو لمبی زندگی دینا، یہاں تک کہ میں اسے گھبرو جوان دیکھوں اور اسے دیکھوں کہ اسے خوب عزت ملے اور یہ لوگوں کا سردار بنے۔ یا اللہ! اس کے حاسدوں اور دشمنوں کا ستیاناس کر دے اور اسے دائمی عزت سے

تعلیمی میدان میں مسلمانوں کا تار و پھیل کر دربار

جناب امیر افضل اعوان

دیں اور یہ علم دین سکھ سکا رہے ہیں اور مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ حلقہ علم میں تشریف فرما ہوئے۔“ (سنن ابن ماجہ)

بلاشبہ علم کی مسلمہ اہمیت سے انکار کسی طور ممکن نہ ہے اور دین اسلام میں تو علم کو خصوصی اہمیت سے سرفراز کرتے ہوئے معلم کو انبیاء کرام کا وارث قرار دیا گیا۔ اسلام میں علم اور حصول علم کو خصوصی اہمیت سے سرفراز کیا گیا۔ ہمارے کچھ مغرب زدہ دوستوں کی رائے ہے کہ آغاز اسلام کے بعد مسلمانوں نے صرف حدیث اکٹھی کرنے کو ہی علم سمجھا اور ماسوائے فتوحات کے حصول علم یا فروغ علم کے لئے کوئی خاص کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن دوسری طرف مغرب نے اپنی توجہ کوانی انجکیشن پر مرکوز رکھی جس کے نتیجے میں وہ دنیا بھر میں ترقی کی دوڑ میں غالب آ گئے۔

اس انکشاف سے ہمیں اس سلسلہ میں تحقیق کی جستجو ہوئی اور اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے ہی یہ بات سامنے آئی کہ سائنس و ٹیکنالوجی کے میدان میں سب سے پہلے مسلمانوں نے ہی تحقیق کی اور اس حوالہ سے انہیں مسلم حکمرانوں کی بھرپور سرپرستی حاصل تھی۔ مسلم حکمرانوں نے علم اور اہل علم کو وہ پذیرائی بخشی کہ دنیا بھر سے تشنگان علم بغداد کا رخ کرنے لگے۔ اس حوالہ سے تاریخ کا مطالعہ کریں تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور کے تعلیمی نصاب میں صرف قرآن مجید ہی تھا اور مسلمانوں نے جب قرآن پاک پڑھا تو انہوں نے جان لیا کہ اللہ پاک چاہتا ہے کہ اس کے بندے کائنات پر غور و فکر کریں، اس کی قدرتوں کو سمجھیں اور ان میں چھپے ہوئے خزانوں، نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکیں اور یہ سب تعلیم، محنت اور جستجو کے بغیر ممکن نہ تھا اس لئے آغاز اسلام کے بعد مسلمانوں نے ابتدائی طور پر اشاعت اسلام کو مقدم رکھا، اس مقصد کے لئے دور دراز کے سفر، غزوات اور حصول علم کے ساتھ

خالق کائنات نے دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام ﷺ کو مبعوث فرمایا انہوں نے نسل انسانی کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی کی طرف لانے کے لئے ہی اسے دارالایمان سرانجام دیں تاکہ انسان اپنے خالق و مالک اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے دنیا میں بھجوائے جانے کی وجہ جان سکے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نوع انسانی کو علم کی لاڈ والی دولت ملنے کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ اس حوالہ سے قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے کہ

”اور اللہ نے آدم کو سب چیزوں کے نام سکھائے پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا پھر فرمایا مجھے ان کے نام بتاؤ اگر تم سچے ہو۔“ (سورۃ البقرہ)

یہ نوع انسان پر اللہ پاک کی بڑی کرم نوازی ہے کہ اس نے انسان کو صاحب علم بنایا جو اس کی بلند ترین صفت ہے یہی نہیں بلکہ اس کو قلم کے ذریعے لکھنے کا فن بھی سکھایا جو بڑے پیمانے پر علم کی ترویج و ترقی، اشاعت اور نسل در نسل کی بقا و تحفظ کا ضامن بنا۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ انسان کو قلم کتابت کے فن کا یہ علم نہ دیتا تو انسان کی علمی قابلیت رک جاتی اور اسے نشو و نما پانے اور ایک نسل کے علوم دوسری نسل تک پہنچانے اور دنیا کی تفسیر کا موقع نہ ملتا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے کسی حجرہ سے مسجد میں آئے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ دو حلقے ہیں: ایک قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اور دعا مانگ رہا ہے اور دوسرا علم سکھ سکھانے میں مشغول ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دونوں بھلائی پر ہیں یہ قرآن پڑھ رہے ہیں اور اللہ سے مانگ رہے ہیں، اللہ چاہیں تو ان کو عطا فرمائیں اور چاہیں تو نہ

ساتھ دیگر سرگرمیاں شروع ہوئیں، بعد ازاں مدینہ منورہ میں ایک اسلامی ریاست کے قیام اور فتح مکہ کے علاوہ ایک عالم پر فتوحات کا مرحلہ مکمل ہونے کے بعد مسلمان مکمل طور پر علم دین کی طرف متوجہ ہوئے۔ فروغ علم کا وہ سلسلہ جو آپ ﷺ سے شروع ہوا اسے خلفائے راشدین کے دور میں بھی بھرپور انداز میں جاری رکھا گیا، اور اس حوالہ سے صحابہ کرام کے بعد تابعین اور پھر تبع تابعین بھی داسے، درسے، نسخے مصروف عمل رہے اور یہ سلسلہ آج بھی بھرپور انداز میں جاری ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو بخوبی علم ہوتا ہے کہ جب ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرا رہا تھا تو اس وقت بغداد علم و ہنر اور فن کا گہوارہ تھا اور دنیا بھر سے لوگ جستجو علم کے نظریہ سے بغداد آتے تھے۔

تاریخ کے جھروکوں میں جھانکا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ۸۰ھ میں سائنس باقاعدہ شکل میں مسلمانوں میں آگئی تھی، ۸۵ھ میں بنو امیہ کا شہزادہ خالد بن یزید اس حوالہ سے خاصا مصروف عمل رہا۔ یہ پہلا مسلم سائنسدان تھا جس نے علم اور سائنس کی طرف توجہ دی، اسے سونا بنانے کا شوق تھا اور اس کا یہ شوق ہی کیمیا سازی یعنی کیمسٹری کا آغاز بنا، اس نے مصر اور سکندریہ سے صاحب علم بلوائے، کئی کتابوں کے ترجمے کروائے، الغرض اس دور میں فروغ علم کے سلسلہ میں روایت شکن اقدامات شروع کئے گئے کسی نے حدیث میں ماسٹر کیا تو کسی نے فقہ میں اور پھر یہ اصحاب مخلوق خدا کی خدمت کے نظریہ کے تحت فروغ علم و فن کے حوالہ سے مصروف عمل ہو گئے۔ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ قرآن و حدیث میں علم رکھنے والوں نے ہی دنیاوی علوم میں اپنا لوہا منوایا۔ ابراہیم بن جندوق ۱۵۷ھ، جابر بن حیان ۱۹۸ھ، احمد عبداللہ شش ۲۱۱ھ، عبدالملک اصمعی، بنو موسیٰ شاکر ۲۱۳ھ، حکیم یحییٰ منصور ۲۱۴ھ، حجاج بن یوسف اور عباس بن سعید الجوبہری ۲۲۹ھ سمیت دیگر مسلم سائنسدانوں نے خلیفہ ہارون الرشید اور مامون الرشید کی سرپرستی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں جس سے دنیا آج بھی مستفید ہو رہی ہے۔ خلیفہ مامون الرشید نے اس دورانیہ میں ”بیت الحکمہ“ کے نام سے ایک سائنس اکیڈمی بھی قائم کی۔

علم یا سائنس کے میدان میں کسی ایک قوم، ملک، مذہب یا خطہ کی برتری یا اجارہ داری نہیں رہی بلکہ اس

موضوعاتی اشاریہ ہفت روزہ ”اہل حدیث“

مرتبہ: جناب میاں عبداللہ بخش

سال 2014ء 1435/36 جلد نمبر 45 شمارہ نمبر 1 تا 50

2	36	مرزائی..... غیر مسلم اقلیت
2	37	سعودی عرب..... ایک اسلامی اور فلاح مملکت
2	38	یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
2	39	وزیر اعظم کا جنرل اسمبلی سے خطاب
2	40	مسجد نمبرہ میں امام الحج کا ایمان افروز خطبہ
2	41	اسلامی سال نو اور سنہ ہجری کا آغاز
2	42	بڑے بے آبرو ہو کر
2	43	لندن میں ملین مارچ..... کشمیریوں سے اظہار یکجہتی
2	44	اسلام کے احسانات
2	45	تو ابائی، بجران کا کل..... کالا باغ ڈیم
2	46	خان اور قادری..... ذرا سوچیں
2	47	داغ ایک نیا قند
2	48	اَلَيْسَ مِنْكُمْ وَجَلٌ رَّسِيْدٌ
2	49	ستوطہ ڈھاکہ کے اسباب
2	50	يَا أَيُّهَا ذُنُبُ قَبِيْلَتِ

احکام و مسائل

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر
1	احکام و مسائل	ابو محمد عبداللہ بخش	50 تا 1

خطبات درمیں

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر
1	موسم سرما..... اوقات کو قیمت جانیے	ڈاکٹر صاحب بن عبد	1
2	ناحق تکفیر مسلم جرم ہے	ڈاکٹر صاحب بن عبد	2
3	نیک شگون اور بدغالی میں سے بہتر راستہ	شیخ عبداللہ بن عبد	3
4	امت پر نبی کے حقوق	شیخ عبداللہ بن عبد	4
5	کائنات کے اہل تو انہیں کا مطالعہ عبرت اور صحت سے ہم پر ہے	شیخ عبداللہ بن عبد	5
6	قہر حرام..... ایک عظیم گناہ	شیخ عبداللہ بن عبد	6
7	ایمانی زندگی اور مادی زندگی	شیخ عبداللہ بن عبد	7
8	تھکندوں اور بیوقوفوں کی پہچان	شیخ عبداللہ بن عبد	8
9	افواہوں اور بے سرو پا خبروں کے نقصانات	شیخ عبداللہ بن عبد	9
10	دین اسلام کی خوبیاں اور فضیلتیں	شیخ عبداللہ بن عبد	10
11	امت کے لیے قتلوں سے بچاؤ کی راہ	شیخ عبداللہ بن عبد	11
12	امت کی بیماری اور اس کا علاج	شیخ عبداللہ بن عبد	12
13	امت کے لیے خود غرضی کی تباہ کاریاں	شیخ عبداللہ بن عبد	13
14	آزمائشوں کی حکمتیں	شیخ عبداللہ بن عبد	14
15	بري صحبت کے نقصانات	شیخ عبداللہ بن عبد	15
16	غیر فطری بدکاریوں کی سنگینی	شیخ عبداللہ بن عبد	16
17	دنیا کی حقیقت	نبی اللہ بن عبد	17
18	دور اندیشی اور بیدار مغزی	شیخ عبداللہ بن عبد	18
19	گناہ مٹانے والے اعمال	ڈاکٹر صاحب بن عبد	19
20	اچھی بات اور عمدہ کلام	شیخ عبداللہ بن عبد	20
21	افلاس اور مالداروں میں پہنا کھیتیں	شیخ عبداللہ بن عبد	21
22	ملازمت کا اختتام اور خدمت اسلام	شیخ عبداللہ بن عبد	22

درس قرآن، درس حدیث

نمبر شمار	عنوان	مؤلف	شمارہ	صفحہ
1	درس قرآن	پروفیسر احمد حماد	50 تا 1	1
2	درس حدیث	پروفیسر عبدالرحمن ندوی	50 تا 1	1

اداریے

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	إِغْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى	میرا علی	1	2
2	اسلام نظریہ پاکستان..... اساس پاکستان	میرا علی	2	2
3	ماورق الاول..... اور اہل ایمان کی ذمہ داریاں	میرا علی	3	2
4	پرویز مشرف عدالت کے کٹہرے میں	میرا علی	4	2
5	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف (راجوالہ) کا انتقال	میرا علی	5	2
6	کشمیری بھائیوں کے ساتھ اظہار یکجہتی	میرا علی	6	2
7	کالا باغ ڈیم..... ضرور بننا چاہیے	میرا علی	7	2
8	ہماری مشکلات کا سبب..... دین سے دوری	میرا علی	8	2
9	ثقافت کے نام پر	میرا علی	9	2
10	اصلاح معاشرہ میں حسن اخلاق کا کردار	میرا علی	10	2
11	پاک سعودی تعلقات کی بحالی	میرا علی	11	2
12	پاک سعودی عرب تعلقات	میرا علی	12	2
13	دوقی نظریہ اور پاکستان	میرا علی	13	2
14	قہر میں قہر اور خشک سالی	میرا علی	14	2
15	اتفاق اور اتحاد کی بنیادیں	میرا علی	15	2
16	احوال واقعی	میرا علی	16	2
17	بیداری ملت..... وقت کی ضرورت	میرا علی	17	2
18	ضعیف الاعتقاد کی انتہا	میرا علی	18	2
19	پیغام اقبال	میرا علی	19	2
20	اسلام میں محنت کی عظمت	میرا علی	20	2
21	مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی قرارداد اور امیر محترم کا خطاب	میرا علی	21	2
22	پروفیسر	میرا علی	22	2
23	انسان کا مقصد حیات	میرا علی	23	2
24	تجاربہ اور مسلمان عورت	میرا علی	24	2
25	مغرب کی اسلام دشمنی	میرا علی	25	2
26	سابق جنرل پرویز مشرف پر مقدمات	میرا علی	26	2
27	آمد رمضان المبارک	میرا علی	27	2
28	قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا	میرا علی	28	2
29	دو زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر	میرا علی	29	2
30	عید الفطر..... اظہار تشکر کا دن	میرا علی	30	2
31	یوم آزادی..... مجاہد کا دن	میرا علی	31	2
32	بک چاہیے کر دیا	میرا علی	32	2
33	عوام بیدار رہیں	میرا علی	33	2
34	تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے؟	میرا علی	34	2
35	پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ	میرا علی	35	2

8	46	پروفیسر ساجد میر	سیرت طیبہ اور اس عالم	17	6	23	شیخ سعید الشریح	23	عمومی کی خدمت
20	47	سعید مجتبیٰ سعیدی	نعت مصطفیٰ ﷺ	18	6	24	شیخ علی الخذیفی	24	دینی اور دنیاوی کے لیے نصیحت مانجے
8	48	ڈاکٹر فضل الہی	نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم	19	6	25	شیخ عبدالرحمن السدیس	25	مومن کو باور رکھنا
9	49	فضائل مصطفیٰ ﷺ	فضائل مصطفیٰ ﷺ	20	6	26	شیخ صالح آل طالب	26	اسلام میں سادگی کی بنیاد
9	50	عبدالرشید عراقی	فضائل مصطفیٰ ﷺ (قسط نمبر ۲)	21	6	27	شیخ عبدالحسن القاسم	27	وقت کے ضیاع سے بچنے
سیرت صحابہ					6	28	شیخ اسامہ خیاط	28	روزے کے اہوائی و مقاصد
صفحہ	شمارہ	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار	6	29	شیخ علی الخذیفی	29	زکوٰۃ احکام اور محبتیں
10	6	اصغر علی امام مہدی	صحابہ کرام..... قرآن کے آئینہ میں (قسط نمبر ۱)	1	6	30	شیخ ڈاکٹر سعید الشریح	30	روحان کے بعد اعمال صالحہ کا تسلسل
12	7	اصغر علی امام مہدی	صحابہ کرام..... قرآن کے آئینہ میں (قسط نمبر ۲)	2	6	31	شیخ ڈاکٹر سعید الشریح	31	سلمانوں پر زیادتی ایک عظیم گناہ
18	9	نصیر احمد ناصر	سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	3	6	32	شیخ ڈاکٹر سعید الشریح	32	روحان کے بعد دینی کی پابندی
10	24	شیخ محمد بن احمد الصالح	عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم	4	6	33	شیخ عبدالحسن القاسم	33	سچا و جال..... قیامت کی ایک بڑی نشانی
16	31	مولانا عبدالملک مجاہد	سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	5	6	34	شیخ عبدالرحمن السدیس	34	خوارج کا خطرہ
12	34	سید معروف شاہ	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن سے استفادہ	6	6	35	شیخ عبدالرحمن السدیس	35	دوسروں پر تکبر مانتی کرنے سے انتباہ
9	41	حافظ شیر صدیق	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم..... فضائل و مشاجرات	7	6	36	شیخ صالح آل البدر	36	موت سے پہلے تو یہ کیجئے
9	42	عبدالله لائی درانی	فضائل اصحاب رسول ﷺ	8	6	37	شیخ اسامہ خیاط	37	اولاد کے متعلق والدین کی ذمہ داری
17	43	سعید مجتبیٰ سعیدی	سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ	9	6	38	شیخ صالح آل طالب	38	مومن کا حکم جو ہو سکے
18	43	عبدالله لائی درانی	فضائل اصحاب رسول ﷺ (آخری قسط)	10	6	39	مفتی عبداللہ بن عبدالحزیز	39	خلعت
15	46	عبدالملک مجاہد	ایک حاجت مند کا حکم کی کہانی	11	6	40	شیخ صالح بن حمید	40	عقیدہ امت کی چند غلطیاں
اسلامیات و عبادات					6	41	شیخ عبدالباری اثینی	41	ایمان کی صفات کیسے نصیب ہو؟
صفحہ	شمارہ	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار	6	42	شیخ اسامہ خیاط	42	سرگرمی کا ماحول
18	2	ڈاکٹر سجاد الہی	ذکر الہی کے ثمرات	1	6	43	شیخ عبدالرحمن السدیس	43	سچا مفسر کی نمایاں خوبیاں
16	3	ابوالحسن فرحان الہی	سال ماضی کا جائزہ	2	6	44	شیخ صالح بن حمید	44	امت اسلامیہ مفتوں اور آفاتوں کے مابین
12	4	محمد عثمان سعید	مصائب و مشکلات	3	6	45	شیخ ڈاکٹر سعید الشریح	45	ساحر کے دامن کی پاسبانی
14	4	عبدالملک مجاہد	آزمائش کی گھڑیوں میں عالم ربانی کا کردار	4	6	46	شیخ صلاح البدر	46	گناہ اور باطنی تعلقات کا بگاڑ
20	4	حکیم عبدالنجمیہ اظہر	کامیاب ازدواجی زندگی	5	6	47	شیخ اسامہ خیاط	47	مکرم اور عوامی کے حقوق
9	5	ڈاکٹر سجاد الہی	مصائب میں صبر کرنے والوں کا مقام	6	6	48	ڈاکٹر حسین آل شیخ	48	بدگفتی سے بچنے
16	5	ڈاکٹر عبدالرب تاقب	مسائل نماز قصر	7	6	49	ڈاکٹر صالح بن حمید	49	حصہ کی بیماریاں
21	5	مولانا عبدالوہاب	تربیت اولاد..... چند گہرا ارشادات	8	6	50	شیخ ڈاکٹر سعید الشریح	50	توکل اور تین آسمانی میں فرق
19	6	عبدالملک مجاہد	اللہ کا انصاف	9	سیرت النبی ﷺ				
8	8	عبدالملک مجاہد	والدین کے حقوق	10	صفحہ	شمارہ	مضمون نگار	عنوان	نمبر شمار
12	8	محمد طیب معاذ	خیریت رحمت	11	11	2	پروفیسر ساجد میر	1	محبت رسول ﷺ
14	8	حافظ عبدالواحد	اسلام اور عورت	12	17	2	قاری لیاقت علی باجوہ	2	نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال
9	9	ڈاکٹر سجاد الہی	مسلم خواتین کی بعض غلطیاں	13	19	2	عبداللہ بخش	3	بعثت نبوی ﷺ
12	9	مولانا فضل الرحمن مدنی	عقیدہ..... احکام و مسائل	14	8	3	عبدالملک مجاہد	4	محبت رسول ﷺ اور اس کے نتائج
8	10	امام ابن تیمیہ	راحت و مصیبت پر صبر و شکر	15	12	3	علامہ میر احمد ظہیر	5	رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ
14	10	مولانا عبدالرحمن	پردہ..... اسلام میں	16	10	4	قاری لیاقت علی باجوہ	6	نبی اکرم ﷺ کے سہرے اعزازات
9	11	محمد رمضان یوسف طغی	حسد..... ایک مہلک بیماری	17	21	6	مولانا عبدالباری	7	مخبرات نبوی
10	11	محمد اشفاق طغی	حب اہل بیت	18	8	17	امیر افضل اعوان	8	سیرت طیبہ
14	11	مولانا مصیب احمد	شرک کا قابل معافی جرم	19	8	21	لیاقت علی باجوہ	9	محبت رسول ﷺ میں جان بھی قربان ہے
8	13	مولانا یوسف انور	دعوت تبلیغ دین	20	9	22	عبدالملک مجاہد	10	معراج مصطفیٰ ﷺ
9	14	ڈاکٹر سجاد الہی	قرآن کریم کے فضائل	21	9	24	پروفیسر محمد زبیر حسین	11	سیرت برائے
19	14	شیخ محمد بن محمود	مسلم معاشرہ میں غیر مسلموں کے حقوق	22	8	32	پروفیسر ساجد میر	12	محبت رسول ﷺ
10	16	قرآن کریم کے فضائل	ماں باپ کے دعائیں	23	10	33	مولانا عبدالملک مجاہد	13	رسول اللہ ﷺ کی کامیابی کا نمایاں پہلو
18	17	ڈاکٹر سجاد الہی	مساجد انسانی کے گھر	24	14	34	سعید مجتبیٰ سعیدی	14	مہربوت
19	17	سعید مجتبیٰ سعیدی	تین چاند لا خواب	25	16	42	عبدالعظیم جانجوز	15	سیرت ناقصہ..... اور سائنسی فکر
					14	43	ابوالکلام آزاد	16	اسوۂ رسول کریم ﷺ

26	حقوق العباد کی اہمیت	پروفیسر ساجد میر	18	8	72	فریخت جی کی شراکت	شیخ عظیمین	36	9
27	دھوکے کے فوائد	ابوبکر عاصم	18	17	73	اذان کا کرشمہ	عبدالملک مجاہد	36	10
28	ایک جامع دعا اور فوائد	محمد زبیر فردوسی	19	13	74	آداب نماز (قسط نمبر ۳)	حافظ صلاح الدین یوسف	36	14
29	موسیقی..... شریعت کے آئینہ میں	عبدالبصیر	20	12	75	نماز دین کا ستون	امیر افضل اعوان	36	22
30	بچوں کی دینی تعلیم	پروفیسر یسین ظفر	20	17	76	اجتماعی توبہ	امیر افضل اعوان	37	28
31	حسن خاتمہ کی علامات	ڈاکٹر عبداللہ المطلق	21	16	77	اسوہ ابراہیمی کی یاد میں	مولانا محمد طیف ندوی	38	10
32	کری پر بند کرنا نماز پر ہٹا	اشیخ فہد الشویب	22	16	78	حج کا مسنون طریقہ	قاری محمد اقبال	38	12
33	قبولیت اعمال کی شرائط	حافظ محمد ہارون	23	8	79	قربانی اور اخلاص	مولانا طیب معاذ	38	16
34	نماز..... تجھ سمراج	حکیم طارق محمود	23	15	80	ذوالحجہ کا پہلا عشرہ	امیر افضل اعوان	38	17
35	دیکھو مجھے جو دیدہ جبرت نگاہ ہوا	عبدالملک مجاہد	24	15	81	قربانی ایک مسنون عمل	میاں عبداللہ علی	38	18
36	جدید ہوس کے مسائل	عبدالرحمن عزیز	24	21	82	قربانی..... احکام و مسائل	مولانا محمد عظیم	38	20
37	معمولی باتوں پر جھگڑا کیوں؟	لیاقت علی باجوہ	24	25	83	اسلام..... دین رحمت	ڈاکٹر سجاد الہی	38	26
38	اسلام میں بڑی کے حقوق	ڈاکٹر سجاد الہی	25	12	84	زکوٰۃ اور دینی مدارس	مولانا خالد سیف	39	10
39	دشنام طراز کی کمی ممانعت	مولانا عبدالغفار	25	16	85	منبر و محراب کی آواز	محمد سلیم بیٹنی	39	22
40	تحیہ المسجد کے احکام	شیخ محمد بن صالح	25	19	86	سیلاب و زلزلے	عبدالعظیم جاناہار	39	24
41	مبارک اور پاکیزہ تحفہ	حکیم عبدالجید	25	21	87	اسلام میں پردہ کا حکم	امیر افضل اعوان	40	20
42	روزہ کی تاریخ	عبدالرشید عراقی	26	9	88	ماہِ حرم کی شرعی حیثیت	ڈاکٹر افضل الرحمن	41	10
43	جب دیارِ نبوی نے تو خدا یاد آیا	عبدالملک مجاہد	26	18	89	ایک داعی کی ذمہ داریاں	محمد اسد مصباح	44	24
44	درو پاک پر ہنسنے کی فضیلت	عبدالاعلیٰ درانی	26	20	90	نشانی عقل والوں کے لیے	ہفت محمد افشار	44	23
45	رمضان کریم..... فضائل و مسائل	مولانا سمیر سیالکوٹی	27	9	91	حبوبت کی سنگینی	امیر افضل اعوان	45	18
46	قرآن کی تعلیم..... ذریعہ نجات	عبدالرشید عراقی	27	10	92	ماہِ صفر سے بدشگونی لینا	شیخ عبدالسلام	45	20
47	مسلمان کی عزت کا دفاع	محمد عثمان سعید	27	14	93	اعمال کا ستارے کے مطابق ہونا	شیخ عبداللہ ندوی	45	21
48	رمضان میں اعمال	ڈاکٹر سجاد الہی	28	8	94	خاتون اسلام کی ذمہ داریاں	مولانا رمضان یوسف علی	46	16
49	رمضان..... مختصر احکام و مسائل	اشیخ عظیمین	28	9	95	خواتین کی ذمہ داریاں	ڈاکٹر صدیق احمد علی	48	19
50	نماز تراویح..... فضائل و مسائل	قاری ظہیر رشید	28	13	96	نیک و بد اعمال پر جزا	امیر افضل اعوان	48	22
51	مصارف زکوٰۃ	محمد خالد سیف	28	16					
52	ماہِ رمضان المبارک	محمد عثمان سعید	29	10					
53	مصارف زکوٰۃ (آخری قسط)	محمد خالد سیف	29	17					
54	محبوبہ کا وقت آپہنچا	محمد سلیم شاہد	29	21					
55	عید الفطر کا جشن ملی	ابوالکلام آزاد	30	8					
56	عید الفطر کے مسائل	رانا شفیق خاں بہروری	30	11					
57	لیلۃ القدر	قاری ظہیر رشید	30	13					
58	فطرانہ..... احکام و مسائل	حافظ شبیر صدیقی	30	20					
59	ماہِ شوال کے روزے	ذکی الرحمن	30	22					
60	نماز عید میں غور و فکر کی شرکت	عبدالرحمن	30	25					
61	غفور و رحیم کی مثالیں	عبدالملک مجاہد	32	12					
62	خدمتِ خلق	عبدالملک مجاہد	32	14					
63	دنیا کی حقیقت	ڈاکٹر سجاد الہی	32	17					
64	صلہ رحمی کی اہمیت	عبدالتین	32	18					
65	توبہ..... پسندیدہ عمل	ڈاکٹر سجاد الہی	33	13					
66	خسارہ کے اسباب	محمد طیب معاذ	33	15					
67	آداب نماز	حافظ صلاح الدین یوسف	34	9					
68	اتحاد اور تعاون	عبدالرحمن طیب	34	16					
69	آداب نماز (قسط نمبر ۲)	حافظ صلاح الدین یوسف	35	8					
70	اسلام کی پیروی کیوں؟	ڈاکٹر ذاکر تانیک	35	10					
71	حج کے دینی فوائد	عبدالہادی العری	36	8					

تحقیق و تصدیق

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	شمارہ	صفحہ
1	نظام تعلیم کا مسئلہ	حافظ صفوان احمد قادری	1	9
2	حجیت حدیث	مولانا نجمہ اسماعیل علی	3	14
3	حیات عیسیٰ علیہ السلام پر واضح دلیل	عطاء محمد نجمہ	3	19
4	جھوٹے نبی کی چند واضح نشانیاں	سید نجمی سعیدی	6	23
5	ہمارا میڈیا	مولانا رحمت اللہ ڈگر	8	18
6	حدیث و سنت کی اہمیت	مولانا طاہر جمال	9	10
7	مشکوٰۃ المصابیح کے شروع و تراجم	سید نجمی سعیدی	13	17
8	تعزیت میں دعائے مغفرت کا مسئلہ	حافظ صلاح الدین یوسف	14	14
9	تعزیت میں دعائے مغفرت کا مسئلہ (قسط نمبر ۲)	حافظ صلاح الدین یوسف	15	13
10	اسلام میں انسانی حقوق کا معاشی تصور	عبدالعظیم جاناہار	16	12
11	ہوتا ہے شب و روز تماشہ میرے آگے	عابد عبدالوکیل صدیقی	16	19
12	ڈاکٹر طاہر القادری کی معنوی تحریف	حافظ صلاح الدین یوسف	17	10
13	اسلام میں انسانی حقوق کا معاشی تصور	عبدالعظیم جاناہار	17	16
14	استدراک	محمد شرف جاوید	17	20
15	ماہِ حرم کے کوٹھڑے	لیاقت علی باجوہ	19	10
16	موزوں اور جرابوں پر مسح	حافظ صلاح الدین یوسف	21	13
17	مقدس گائے	رانا شفیق خاں بہروری	22	20
18	ماہِ شعبان اور مسلمان	محمد طیب معاذ	24	12
19	نماز قصر..... مسافت کی تحقیق	عبدالرحمن تاقیہ	23	10

9	20	عبدالماکک مجاہد	28	سیدنا ابو ہریرہؓ کے گاؤں میں	18	23	پروفیسر یسین ظفر	20	پاکستان میں تعلیم کے فروغ میں رکاوٹیں
14	20	ڈاکٹر بہاؤ الدین	29	حضرت بنیادی سے مرزا کا آخری فیصلہ	13	25	حمید اللہ خان	21	حافظ مسعود..... اہل حدیث
10	21	عبدالماکک مجاہد	30	سیدنا ابو ہریرہؓ کے گاؤں میں	14	26	مولانا خالد سیف	22	اسلام پر دہشت گردی
12	23	ڈاکٹر بہاؤ الدین	31	اخبار اہل حدیث..... امرتسر میں قادیانی مشن	18	30	ابو محاد علی	23	ترکین میں 20 ترواح کیوں؟
16	23	مولانا یوسف انور	32	تصور جامعہ سلفیہ..... ایک تاریخی حقیقت	9	33	صفی الرحمن مبارکپوری	24	فتاویٰ کا رد
17	24	حافظ ریاض احمد عاقب	33	ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری	15	35	عدیل احمد آزاد	25	کنکابل کی سچا جمن کاریگ
8	25	محمد اشرف جاوید	34	قادیان میں جلسہ اسلام اور فاتح قادیان	16	36	عبدالرزاق ثار	26	ہمارے اہل حدیث
16	27	ڈاکٹر بہاؤ الدین	35	برصغیر میں اہل حدیث کی تاریخ	29	38	رانا شفیق خاں پسروری	27	سلسلہ اہل حدیث
10	28	عبدالماکک مجاہد	36	رمضان میں وقوع پذیر ہونے والی واقعات	21	40	محمد یسین ظفر	28	ایک نیا دور کے وقت کے نام کا خلاصہ
14	29	عبدالرشید عراقی	37	کاروان علم و ادب	10	43	مولانا محمد اسماعیل سلفی	29	خاتمہ حدیث..... قرآن کی روشنی میں
20	29	عبدالماکک مجاہد	38	رمضان میں وقوع پذیر ہونے والی واقعات (قسط نمبر ۲)	10	44	مولانا محمد اسماعیل سلفی	30	خاتمہ حدیث..... قرآن کی روشنی میں (دوسری قسط)
14	30	عبدالرشید عراقی	39	کاروان علم و ادب	16	44	امیر افضل اعوان	31	قرآن مجید میں مسلمانوں کے علمی احسانات
18	31	عبدالاعلیٰ درانی	40	خانہ دار غزنویہ کا ذکر خیر	17	45	پروفیسر یسین ظفر	32	مرحوم سیدنا
12	33	محمد اشرف جاوید	41	قادیان میں مسلمانوں کا دوسرا جلسہ عام	18	46	محمد افضل	33	صبر و صبر میں طبع و ادب کی ذمہ داریاں
18	33	ابوبکر اثری	42	عبدالعلیم شرر..... نامور اہل حدیث ادیب	23	46	غلام مصطفیٰ ظہیر	34	روح الدین کا اثبات
18	34	ڈاکٹر بہاؤ الدین	43	حضرت بنیادی سے مرزا کا آخری فیصلہ	14	49	عبدالوارث گل	35	کرکس کی حقیقت
12	35	طارق اسعد	44	مولانا اسماعیل سلفی کا تنقیدی اسلوب					
20	36	محمد اشرف جاوید	45	مولانا شامہ امجد امجدی کی دوسری تقریر					
12	37	عبدالماکک مجاہد	46	فرمانبرائے سعودی عرب..... شاہ عبداللہ آل سعود					
14	37	مولانا عبدالجبار	47	شاہ عبدالعزیز ایک انصاف پرور حکمران					
20	37	مولانا صفی الرحمن مبارکپوری	48	شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کا تصور سیاست					
24	37	حمید اللہ خان	49	مصلح عرب کی پر عزت گفتمان					
23	38	سعید مجتبیٰ سعیدی	50	مکہ آباد ہوتا ہے					
28	38	مولانا یوسف انور	51	1965ء کی جنگ..... اور سیدنا ابو بکر غزنویؓ					
14	39	رانا شفیق خاں پسروری	52	مرزا قادیانی پر پہلا فتویٰ کفر کس کا؟					
13	40	شیر خان جمیل احمد	53	شیخ عبدالحمید رحمانی کی یاد میں					
16	40	رانا شفیق خاں پسروری	54	تحریک ختم نبوت اور ڈاکٹر بہاؤ الدین					
22	40	سعید مجتبیٰ سعیدی	55	چاہ زم زم کی تاریخ					
24	40	محمد اشرف جاوید	56	امام ابن دقاق					
14	41	شیر خان جمیل احمد	57	تاریخ اہل حدیث					
18	41	عدیل احمد آزاد	58	اک عالم آشنا کا عالم					
12	42	عبدالرشید عراقی	59	کاروان علم و ادب					
19	42	ڈاکٹر بہاؤ الدین	60	حضرت بنیادی سے مرزا کا آخری فیصلہ					
12	44	عبدالرشید عراقی	61	کاروان علم و ادب					
18	44	حبیب اللہ شاہد	62	حریٹ نگر کے مجاہد					
8	45	عبدالرشید عراقی	63	کاروان علم و ادب					
14	45	حبیب اللہ شاہد	64	حریٹ نگر کے مجاہد (قسط نمبر ۲)					
10	46	عبدالرشید عراقی	65	کاروان علم و ادب					
10	47	پروفیسر یسین ظفر	66	شاہ عبدالعزیز آل سعود					
16	47	حبیب اللہ شاہد	67	حریٹ نگر کے مجاہد (قسط نمبر ۳)					
13	48	ڈاکٹر بہاؤ الدین	68	برصغیر پاک و ہند میں اہل حدیث کی تاریخ					
16	48	حبیب اللہ شاہد	69	حریٹ نگر کے مجاہد (قسط نمبر ۳)					
18	49	ڈاکٹر بہاؤ الدین	70	برصغیر پاک و ہند میں اہل حدیث کی تاریخ (قسط نمبر ۲)					

حالات حاضرہ و عالم اسلام

نمبر	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
------	-------	------------	------------	------

نمبر	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک (قسط نمبر ۳)	محمد اشرف جاوید	1	10
2	سیدنا حبیب علیہ السلام کب پیدا ہوئے؟	رانا شفیق خاں پسروری	2	14
3	تحریک ختم نبوت کا مختصر خاکہ	محمد عظیم صاحب پوری	3	21
4	آزادی ہند کی پہلی اسلامی تحریک (قسط نمبر ۵)	محمد اشرف جاوید	4	16
5	ہمارے کام..... مولانا امجد امجدی مولانا نسیا لکھنوی	مولانا یوسف انور	4	19
6	تاریخ کے سہرے دوران	عبدالماکک مجاہد	4	24
7	اسلام کے لیے اسلاف کی سرکردگی	عبدالماکک مجاہد	5	10
8	تحریک ختم نبوت	عبدالرشید عراقی	5	18
9	ڈاکٹر بہاؤ الدین کا عظیم کام	رانا شفیق خاں پسروری	6	14
10	امام بنوری	سعید مجتبیٰ سعیدی	9	17
11	تاریخ اہل حدیث..... ایک حیرت انگیز کاوش	محمد رمضان یوسف سلفی	9	20
12	ہمارے حاضرہ علیہ السلام	حافظ مسعود احمد	10	11
13	مولانا ابوالکلام آزاد	عبدالرشید عراقی	10	17
14	بہرہ کی انتہا کی سر	عبدالماکک مجاہد	10	18
15	حضرت شامہ امجد امجدی اور فتاویٰ کا رد سے ملاقات	عبدالماکک مجاہد	11	17
16	علامہ احسان الہی علیہ السلام کی صحافت	بشیر انصاری	12	10
17	علامہ احسان الہی علیہ السلام کی صحافت..... جمیل القدر سپاہی	عبدالغفار رحمان	12	13
18	علامہ احسان الہی کی صحافت (قسط نمبر ۲)	بشیر انصاری	13	10
19	مولانا شامہ امجد امجدی اور فتاویٰ کا رد	محمد رمضان یوسف سلفی	13	14
20	علامہ احسان الہی کی صحافت (قسط نمبر ۳)	بشیر انصاری	14	10
21	مولانا شامہ امجد امجدی اور فتاویٰ کا رد	محمد رمضان یوسف سلفی	14	17
22	مولانا شامہ امجد امجدی اور فتاویٰ کا رد	محمد رمضان یوسف سلفی	15	16
23	مولانا شامہ امجد امجدی اور فتاویٰ کا رد	محمد رمضان یوسف سلفی	16	16
24	مولانا شامہ امجد امجدی اور فتاویٰ کا رد	محمد رمضان یوسف سلفی	17	12
25	عید اسلام علامہ احسان الہی علیہ السلام	محمد انس	17	14
26	امام مہدی علیہ السلام بن محمد اسماعیلی	محمد اشرف جاوید	18	15
27	حضرت بنیادی سے مرزا کا آخری فیصلہ	ڈاکٹر بہاؤ الدین	19	14

20	23	عبدالرشید عراقی	13	10	7	پروفیسر ساجد میر	1	اسلامی نظریاتی کونسل کی ضرورت و اہمیت
23	24	سید محمد بلال طاہر	14	10	7	عبدالماکک مجاہد	2	شہری یادیں
23	25	ڈاکٹر حافظ ثار مصطفیٰ	15	11	8	عبداللہ بخش	3	بری مسلمانوں کا قتل عام
19	8	محمد یحییٰ عزیز ذابردی	16	14	9	عبدالماکک مجاہد	4	دشمن سے وابستہ یادیں
21	32	قاری محمد اسلم سعیدی	17	23	10	ابراہیم احمد ظہیر	5	مولانا یوسف پسروری..... اسیروں اور رہائی
20	33	محمد یوسف انور	18	16	11	محمد یونس ظفر	6	وسطی افریقہ میں مسلمانوں کی نسل کشی
14	35	مولانا عبدالرحمن عاصم	19	8	15	عبدالماکک مجاہد	7	مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے
18	35	حافظ عبدالغفار رحمان	20	11	15	عبداللہ بخش	8	پاک سعودی عرب دوستی
19	35	مولانا محمد احسان الحق	21	15	16	امیر افضل اعوان	9	افغانستان میں امریکی شکست
22	41	عبدالرشید مظفر	22	12	18	عبدالماکک مجاہد	10	ایک ہی دن میں دو سعادتیں
21	43	حافظ حفیظ اللہ اعوان	23	16	19	قاضی ریاض قدیر	11	سعودی عرب..... عالم اسلام کا خیر خواہ
22	45	امین عبدالرحمن منصور پوری	24	14	22	حافظ مقصود احمد	12	پاکستان اور سعودی عرب کے خلاف سازش کا انکشاف
25	46	مولانا محمد یوسف انور	25	10	25	عبدالماکک مجاہد	13	علمائے حدیث کے ساتھ چند روز
21	47	محمد یونس ظفر	26	8	31	عبدالباقی شاکر	14	پاکستان کے 67 سال
22	48	مولانا انوار الحق مرزا	27	12	31	محمد عاصم حفیظ	15	مچیز بیوہ میں بکری مقدس مرز میں
				12	36	حمید اللہ خاں عزیز	16	اسلامی جمہوریہ پاکستان
				3	37	سید عامر نجیب	17	علماء فطباء کے نام نگار
				10	37	رانا شفیق خاں پسروری	18	سعودی عرب کا قومی دن
				16	37	حافظ صلاح الدین یوسف	19	سعودی حکومت اور معاشرے کی خصوصیات
				23	37	حافظ عبدالحمید ازہر	20	شاہ فہد قرآن کبلیکس
				27	37	محمد ارسلان جازبی	21	آغوش مادر بورڈنگ سکول
				8	39	پروفیسر ساجد میر	22	دھرنے اور ملکی سیاست
				18	39	عدیل احمد آزاد	23	اے مسافر شب خود چراغ بن اپنا
				10	40	حافظ مقصود احمد	24	طاہر القادری سے چند سوالات
				16	41	حمید اللہ خاں عزیز	25	دست اسلام میں باطل کا گر بیاں
				21	41	شیخ عبدالکیم	26	شام کے مظلوم مسلمان
				20	43	محمد افضل	27	دینی مدارس..... اسلام کے محافظ
				15	41	محی الدین	28	بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد
				12	45	محی الدین	29	مشرق وسطیٰ کی توشیح کا صورتحال
				19	47	محمد عمران مجاہد	30	سعودی حکومت اور مقامات مقدسہ
				12	49	محمد عاصم حفیظ	31	سائبر پٹاور

یاد رنگان

نمبر	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مولانا محمد سلیمان کھٹری	پروفیسر مولانا بخش محمدی	1	14
2	مولانا فضل الرحمن بڑاوردی	قاری ثنائیت اللہ ربانی	3	18
3	مولانا محمد یوسف راجووال	ابو محمد عبدالستار النجاد	5	13
4	شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف	ابو محمد عبدالستار النجاد	5	13
5	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف	حافظ محمد شریف اشرف	6	22
6	شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف	مولانا محمد یوسف انور	7	21
7	یا اللہ! شیخ جی کو عرش کا سایہ نصیب فرما	عطا محمد پنجوہ	13	13
8	شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد	لیاقت علی باجوہ	16	20
9	الحاج صوفی احمد دین	مولانا محمد یوسف انور	19	18
10	مولانا شیخ عبدالرشید صدیقی	مولانا ریاض احمد عاقب	20	19
11	الحاج صوفی احمد دین	محمد یونس ظفر	21	18
12	مولانا شیخ عبدالرشید صدیقی	مولانا ریاض احمد عاقب	21	21

نمبر	عنوان	مضمون نگار	شمارہ نمبر	صفحہ
1	مم و حکمت کے موتی	عبدالرحمن عاصم	3	13
2	بتائے وحدت اسلام کے وسائل	مولانا ظفر علی خاں	6	3
3	شامت اعمال کے اسباب	عبدالرحمن عاصم	7	15

شعر و شاعری

23	7	حافظہ عبدالغفور	12	جہد مسلسل..... دورہ سرگودھا	18	8	عبدالرحمن عاجز	4	سبحان اللہ
15	8	حافظہ عبدالغفار رحمان	13	سعودی وفد کی تشریف آوری	3	10	عبدالرحمن عاصم	5	نعت محمد مصطفیٰ
17	8	14	وفاق المدارس کی ذیلی کمیٹیوں کا اجلاس	3	12	عبدالرحمن عاجز مایر کٹوی	6	سوت آئے تک
24	9	15	جہد مسلسل..... دورہ نارووال	3	18	اکبر الہ آبادی	7	غزل
25	9	16	وفاق المدارس السلفیہ کا سالانہ اجلاس	30	21	عبدالرحمن عاجز	8	کلام عاجز
22	10	رضوان حمید	17	امیر محترم کا دورہ سرگودھا	3	29	ماہر القادری مرحوم	9	قرآن کی کرامات
21	11	ابرار احمد ظہیر	18	بیداری ملت کانفرنس..... بہاولنگر	9	29	مولانا محمد داود راز	10	استقبال رمضان
16	12	19	جہد مسلسل..... دورہ بہاولنگر	17	30	جناب رابع عرفانی	11	عید کداز
20	13	20	جہد مسلسل..... دورہ ڈسکہ	17	30	مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم	12	غزل
20	14	21	جہد مسلسل..... دورہ گوجرانوالہ	9	36	جناب سلیم ناصر سی	13	عزیز الشریعین
21	14	محمد حسن سلفی	22	نفاذ اسلام کانفرنس فیصل آباد	11	37	جناب راغب	14	آب رہیم
21	15	عبدالرحمن عظیم	23	بیداری ملت کانفرنس..... گوجرانوالہ	11	37	مولانا ظفر علی خاں	15	میدان لکھی
21	15	24	جہد مسلسل..... بیداری ملت کانفرنس..... گوجرانوالہ	13	38	ماہر القادری	16	سبح سادات
19	16	25	جہد مسلسل..... دورہ موضع مان گوجرانوالہ	30	49	عبدالرحمن عاجز	17	دو ماہی ہلاک یا کھنک
21	17	ابرار احمد ظہیر	26	بیداری ملت کانفرنس گوجرانوالہ کا انعقاد					
22	17	27	جہد مسلسل..... دورہ سرگودھا					
19	18	محمد دین ندیم	28	جہد مسلسل..... دورہ پنڈی بھینیاں					
21	18	محمد ابراہیم محمدی	29	یوتھ فورس کا بینا اجلاس					
20	19	جامعہ محمدیہ خانیور	30	سیرت النبی کانفرنس خانیور					
21	19	امتیاز احمد مجاہد	31	عظمت توحید کانفرنس لاہور					
21	20	32	جہد مسلسل..... دورہ خیبر پختونخواہ					
17	22	33	جہد مسلسل..... دورہ وزیر آباد					
18	22	34	اجلاس مجلس شوریٰ 106 راوی روڈ..... قرار دادیں					
21	23	35	جماعتی ویب سائٹ اور سوشل میڈیا سرگرمیاں					
22	23	حافظہ محمد افضل	36	مجلس شوریٰ اجلاس کی روداد					
25	23	ابرار احمد ظہیر	37	تقریب تکمیل حج بخاری					
18	25	38	کونسل آل پارٹیز امن کانفرنس					
22	25	ابرار احمد ظہیر	39	مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سیاسی پالیسی					
19	27	ابرار احمد ظہیر	40	اجلاس کابینہ و عالمہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب					
20	27	41	پیغام نبی وی کی نشریات					
21	34	ابرار احمد ظہیر	42	اجلاس کابینہ و عالمہ جمعیت پنجاب					
21	35	43	جہد مسلسل..... مولانا نعیم بٹ کالاہور میں خطبہ جمعہ					
22	35	ابرار احمد ظہیر	44	قائدین پنجاب کا دورہ ملتان					
24	37	ابو صدیقہ فیروز پوری	45	رپورٹ..... عالمی دعوت کانفرنس					
23	36	46	اجلاس فضلاء جامعہ سلفیہ فیصل آباد					
31	37	ابرار احمد ظہیر	47	بیداری ملت کانفرنس خانیوال					
29	38	عطواء الرحمن حقانی	48	توحید آباد میں سہ روزہ اجلاس					
25	40	عطواء الرحمن حقانی	49	سیلاب اور یوتھ فورس کی امدادی سرگرمیاں					
24	41	عبدالغفار قمر	50	متاثرین سیلاب کے لیے مرکزی جمعیت گوجرانوالہ کی خدمات					
3	42	عبدالمناں شورش	51	مرکز الامودہ میں سلامتی تقریب بخاری					
26	46	ڈاکٹر سعید احمد چنیوٹی	52	23 ویں خلافت راشدہ کانفرنس..... فیصل آباد					
24	47	محمد ابراہیم محمدی	53	A.Y.F. وزیر آباد کی متاثرین سیلاب کے لیے خدمات					
25	47	54	سالانہ خاتمہ النہین کانفرنس سرگودھا					

اخباری تراشیے و دیگر رپورٹیں وغیرہ

○○○○○

مطبوعات

صفحہ	شمارہ نمبر	مضمون نگار	عنوان	نمبر
20	3	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	1
23	4	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	2
22	7	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	3
23	9	حکیم محمد عبداللہ	موسم سرما کی سوغات	4
20	11	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	5
19	13	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	6
20	15	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	7
21	22	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	8
25	25	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	9
23	32	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	10
20	35	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	11
23	41	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	12
23	43	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	13
25	44	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	14
23	45	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	15
24	49	حکیم راحت نسیم سوہدروی	موسم سرما کی سوغات	16

رپورٹیں و جماعتی سرگرمیاں

صفحہ	شمارہ نمبر	رپورٹ	عنوان	نمبر
12	1	عبدالملک مجاہد	بکھرت پیغام نبی وی کے کارکنان کے ساتھ	1
20	2	دورہ پنڈیٹ	2
21	2	سید یاسر شاہ	امیر محترم کی عیادت	3
22	2	عطواء الرحمن حقانی	قائدین یوتھ فورس کا تقابلی دورہ	4
19	3	قاری ثناء اللہ شاہد	امیر پنجاب کا دورہ رحیم یار خاں	5
22	3	محمد اسماعیل ساجد	دورہ ہام پور	6
22	4	محمد یونس ظفر	عزیز الشریعین	7
25	4	جہد مسلسل..... دورہ ساہیوال	8
23	5	جہد مسلسل..... دورہ حافظ آباد	9
24	5	ابرار احمد ظہیر	مرکزی جمعیت پنجاب کے ذریعہ تمام طلبہ کو نوٹش	10
24	6	جہد مسلسل..... دورہ شیخوپورہ	11

سیاستدانوں نے سقوط ڈھاکہ سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ پروفیسر ساجد میر

ہڑتالوں، احتجاج نے قوم کو ذہنی مریض بنا دیا، ناچ گانے سے انقلاب نہیں آتے۔ علماء سے گفتگو
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو اسلام کے لیے جمہوریت کے ذریعے وجود میں آیا لہذا اسلام جمہوریت اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی نفی پاکستان سے انکار کے مترادف ہے۔ ہمارے اسلاف نے اس سلسلہ میں لازوال اور بے مثال قربانیاں دی ہیں۔ آج چند عاقبت نااندیش سیاست دان جمہوریت کے نام پر فاشی و آمرانی اور بے راہ روی کو فروغ دے رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جامعہ سلفیہ فیمل آباد میں علماء سے گفتگو کے دوران کیا۔ اس موقع پر ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث حافظ عبدالکریم ایم این اے مولانا عبدالستار حامد ڈاکٹر عبدالغفور راشد قاری محمد حنیف، مفتی نصر اللہ عزیز، مولانا عبدالعزیز راشد، مولانا عبدالرحمن نور پوری، محمد حسن سردار، گنجر ناظم افضل، محمد یحیی مدنی، دیگر بھی موجود تھے انہوں نے کہا کہ سیاست دانوں نے سقوط ڈھاکہ سے ابھی کوئی سبق نہیں سیکھا یہی وجہ ہے کہ اپنی مرضی کے الیکشن نتائج کے لیے خونی اور پرتشدد سیاست کو فروغ دینے والے ملک و قوم کے کسی صورت بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتے انقلاب اور تبدیلی کا سب سے اچھا حل پارلیمنٹ ہے۔ (میڈیا ہل)

دینی مدارس کے طلبہ کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے

آپ اللہ کے منتخب لوگ ہیں اس کا شکر ادا کریں۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کا طلبہ جامعہ سلفیہ سے خطاب
حمد و ثناء کے بعد آپ نے قرآن حکیم کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ یہ دنیا دار لہلہ ہے۔ یہاں آپ جو کام سرانجام دیں گے اس کا بدلہ آخرت کو مل جائے گا۔ عمومی طور پر دینی مدارس میں زیر تعلیم طلبہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ انہیں احساس تفاخر کے ساتھ رہنا چاہیے۔ کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگ ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی امامت سے سرفراز فرمایا تو انہوں نے کہا میری اولاد کو بھی یہ اعزاز عنایت فرما دیجیے فرمایا جو لوگ ظالم ہیں انہیں یہ اعزاز اور شرف نہیں مل سکتا۔ مسلم ملک میں لوگ ہی اس منصب پر فائز ہو سکتے ہیں، جو سلیم الفطرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عظیم الشان موقع دیا ہے۔ لہذا اس کو نعمت سمجھو اور بھرپور محنت کرو اور پڑھو۔ صرف پڑھ لیا کافی نہیں۔ بلکہ بنیائیں، طالب ہمارے پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم پوری طرح اس پر عمل کریں۔ جو آیت میں نے پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں کسی کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔ وہ نیکی معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی سائے سے آئے گا۔ اس لیے ہمیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ ایک وقت تھا کہ دینی مدارس کے طلبہ نہ صرف کہ پانچ وقت کی نماز کے پابند ہوتے تھے۔ بلکہ نماز تہجد پابندی کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ بعض دفعہ انسان دین میں پائی جانے والی ہولتوں کو پڑھ کر اللہ کے خوف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اس سے قبل ہمارے اسلاف کے دور میں دینی علوم پڑھنے والوں میں زیادہ خوف خدا ہوتا تھا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے کردار اور اپنے معمولات کا محاسبہ کریں۔ ہمیں اپنی سیرت کو بہتر بنانا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں علوم دین کے لیے منتخب کیا ہے۔ (نشر و اشاعت۔ جامعہ سلفیہ فیمل آباد)

سالانہ نعت رسول کا نفرنس

✽ زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث
یوتھ فورس شی فاروق آباد بمقام دارالعلوم رحمانیہ اڈالاریاں
فاروق آباد بتاریخ 12 ربیع الاول بروز اتوار بعد نماز ظہر تا
مغرب زیر صدارت جناب مشتاق احمد سیٹھی آف لاہور۔
مقررین حضرت مولانا منظور احمد گوجرانوالہ حضرت مولانا
عبداللہ شاعر حضرت مولانا محمد اسحاق اوکاڑوی مولانا محمد اشرف
ربانی، حکیم راشد محمود سعیدی۔
الداعی الی الخیر: صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی خادم دارالعلوم
رحمانیہ فاروق آباد رابطہ: 0333-4278240

توسیع اشاعت مہم ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور

✽ ممتاز خطیب جناب قاری ثناء اللہ شاہ قصوری ناظم
مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں نے مزید
پچاس پرپے جاری کروائے ہیں۔ ادارہ ان کا شکر گزار ہے۔
اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے! آمین! (ادارہ)

مرشد اہل حدیث کا نفرنس

✽ 10 جنوری 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مرکزی
جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان کے زیر اہتمام ربیع الاول
کے سلسلے میں مرشد اہل حدیث کا نفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں
نامور مذہبی اسکالر ڈاکٹر پروفیسر حماد لکھوی اور سید سبطین شاہ نقوی
اور حافظ عبداللہ ساجد شیخ پوری خطابات ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب: تحصیل امیر مرکزی یہ مرزا افتخار بیگ

ناظم تحصیل قاری ثناء اللہ شاہ قصوری ناظم مالیات رانا عبدالماجد

قاری کے ضرورت مند توجہ فرمائیں

✽ ایک قاری صاحب ان دنوں فارغ ہیں کسی مسجد
و مدرسہ میں ضرورت ہو تو احباب درج ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔
ترجمان سرگودھا لاہور اور گرد و نواح کے اضلاع۔

رابطہ: قاری محمد عمر 0344-6919149

0302-4624865

ایبٹ آباد میں شائع ہونے والی

✽ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ایبٹ آباد کا ہنگامی
اجلاس سانحہ پشاور کی شدید الفاظ میں مذمت کر جانے والی
حدیث یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے مطابق مرکزی جمعیت اور
اس کی ذیلی تنظیموں اہل حدیث یوتھ فورس والی حدیث سنو ٹرسٹ
فیڈریشن ضلع ایبٹ آباد کا ہنگامی اجلاس منگل کے روز منعقد ہوا
اجلاس میں سانحہ پشاور کی شدید مذمت کی گئی اور طلبہ کو ہر
ناک سزا دیے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ مولانا عتیق الرحمن سینئر
نائب صدر مرکزی ضلع ایبٹ آباد نے کہا ہے کہ سانحہ سے پاکستان
کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے پاک فوج اس وقت پاکستان کی دفاعی
جنگ لڑ رہی ہے۔ قوم پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑ رہی ہے اجلاس
میں مولانا سرفراز خان فاروقی قاری رشید احمد سواتی سردار
اورنگزیب، مولانا ضیاء اللہ شاہ قاری اورنگزیب، عتیق مدنی باسر
صادق حافظ ذیشان انیس ظلیل، سعید قریشی، مولانا الیاس مشتاق
عبید الرحمن مدنی، سردار طاہر حاجی ریاض و دیگر نے شرکت کی۔
شہداء کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے سہولت کی دعا کی گئی۔
منجانب: انیس ظلیل۔ ایبٹ آباد

اخبار الجماعۃ

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد اہل حدیث علی آباد تحصیل سانگلہ ہل (ننگرانہ) میں 19 دسمبر کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا قاری شفیق الرحمن نے ماں کی شان و عظمت پر ارشاد فرمایا۔ علاوہ ازیں انہوں نے سانگلہ پشاور کی پُر زور مذمت کی اور دہشت گردوں کی بیخ کنی کے لیے پاک آرمی کی خدمات کو سراہا۔ جمعہ کے بعد شہداء پشاور کی عاتبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔

منجانب: عبدالغفور چک نمبر 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل

ضرورت مند

شیخ الحدیث کے ضرورت مند حضرات برائے طلبہ و طالبات درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔

رابطہ: 0300-6137184

ضروری اطلاع

صلح پاکپتن میں جماعتی ترجمان ہفت روزہ ”اہل حدیث“ جاری کروانے کے لیے رابطہ کریں۔

رابطہ: (مولانا) عمر فاروق بھٹی، امیر تحصیل پاکپتن

0341-2699617

جامعہ اشاعت الاسلام میں تقریب بخاری

23 نومبر 2014ء بروز اتوار جامعہ اشاعت الاسلام 149/E.B عارفوالہ کی سالانہ تقریب بخاری اور طلبہ جامعہ کے ما بین صبح 9 تا ظہر اردو عربی اور انگلش زبان میں تقریری مقابلہ ہوا اور مدیر الجامعہ مولانا ساجد الرحمن ایم اے نے گفتگو کی۔ بعد نماز ظہر قاری بلال شہزاد ناظم تحصیل عارفوالہ مولانا بلال ثاقب آف ڈلن بنگلہ اساتذہ جامعہ اور معزز شخصیات کے دست مبارک سے فارغ تحصیل طلبہ نے انعامات اور سند فراغت حاصل کیں۔ آخر میں شیخ الحدیث مولانا امین محمدی (گوجرانوالہ) نے خصوصی خطاب کیا۔

منجانب: قاری بلال شاد

متعلم جامعہ اشاعت الاسلام 149/E.B عارفوالہ

ضرورت رشتہ

30 سالہ نوجوان ایم فل ڈگری ہولڈر اور سرکاری ملازم ذاتی کاروبار کے لیے پڑھی لکھی نیک سیرت اور سلفی عقیدہ کی حامل لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: 0300-8875379

صلح پاکپتن سے جماعتی وفد کی مرکز اہل حدیث

106 راوی روڈ لاہور آمد

صلح پاکپتن کے وفد نے جناب ڈاکٹر عبدالغفور راشد چیئرمین انکیشن کمیشن پاکستان سے انتخابات کے حوالہ سے ملاقات کی۔ وفد کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ ارکان وفد درج ذیل ہیں: حاجی محمد اسلم شورش ناظم مرکز امام بخاری حافظ محمد سلیم عابد یزدانی ناظم صلح پاکپتن چوہدری عبدالغفار گجر سابق صلح پاکپتن رائے محمد اسماعیل کھل امیر تحصیل عارفوالہ مولانا عمر فاروق بھٹی امیر تحصیل پاکپتن علامہ محمد عبداللہ امجد ناظم تحصیل پاکپتن حافظ ذوالفقار احمد جونیہ صدر AYF صلح پاکپتن۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی

ناظم دفتر پنجاب 106 راوی روڈ لاہور

ذمہ داران یوتھ فورس رحیم یار خان میں

صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان ڈاکٹر الرحمن صدیقی اور صدر AYF پنجاب مرزا عمران مجسم مغل کا رحیم یار خان کا تفصیلی دورہ۔ حافظ عمران تبسم نے ضلعی مرکز اہل حدیث مبارک مسجد رحیم یار خان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جبکہ ڈاکٹر الرحمن صدیقی نے منٹھار مرکز اصلاح میں جمعہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عصر ضلعی سرپرست اعلیٰ مرکز یہ حافظ شفاء اللہ زاہدی کے ساتھ ہونوں قائدین نے صلح کی صورتحال پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد ازاں تمام شرکاء کے اعزاز میں تحصیل امیر وغیرہ کی طرف سے عصرانہ دیا گیا اور ایک پریس کانفرنس کی گئی۔

منجانب: تحصیل امیر مرکز مرزا افتخار بیگ

ناظم تحصیل قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم مالیات رانا عبدالماجد

سالانہ سیرۃ الانبیاء کانفرنس رچند

مؤرخہ 20 دسمبر 2014ء کو جامع مسجد اہل حدیث رچند صلح شیخوپورہ میں ایک سالانہ سیرۃ الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد مولانا محمد حنیف ربانی مولانا محمد اکبر اسد اور شاعر اسلام مولانا منظور احمد جڑانوالہ تشریف لائے۔ انہوں نے سیرت انبیاء پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ کانفرنس میں سخت سردی کے باوجود سامعین کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔

منجانب: چوہدری اشتیاق احمد کبہ

صدر جامع مسجد اہل حدیث رچند صلح شیخوپورہ

الاسلام ڈائری 2015

الحمد للہ الاسلام ڈائری 2015 وزیر مطبع ہے۔ احباب جماعت اپنے آرڈر جلد بھجوائیں تاکہ چھپنے کے ساتھ ہی ڈائری جلدان کی خدمت میں ارسال کی جاسکے۔

350/- روپے

300/- روپے

ڈائری وی بی نہیں کی جائے گی۔

رابطہ ادارہ الاسلام ڈائری دفتر ہفت روزہ اہل حدیث چوک اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 0300-4478611

042-37720257 - 055-4443205

Weeklyahlehadith@yahoo.com

منجانب: صلح پاکپتن

منجانب: صلح پاکپتن

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل پاکپتن کے زیر اہتمام جامع مسجد ابوہریرہ چک 35/SP پاکپتن میں 23 نومبر 2014ء بمقام شان صحابہ اہل بیت کانفرنس منعقد ہوئی۔ حافظ عبداللہ شاہد شیخ پوری قاری محمد نعیم بلوچ اور حافظ محمد اقبال قصوری نے خطابات فرمائے۔

منجانب: علامہ محمد عبداللہ امجد ناظم تحصیل پاکپتن

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارف والدہ کے زیر اہتمام چک بکھاہلین جامع مسجد نو حید میں پروگرام منعقد ہوا جس میں قاری محمد اقبال قصوری اور مولانا منظور احمد آف گوجرانوالہ نے خطابات کیے۔

الدری الی الخیر رائے محمد اسماعیل کھل تحصیل عارفوالہ

0333-6952076

مجم چوہدری عبدالغفار گجر کوئٹہ مسجد کبیری اوقاف اینڈ مذہبی امور نے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ حافظ سلیم عابد یزدانی ناظم صلح پاکپتن رائے محمد اسماعیل کھل امیر تحصیل عارفوالہ علامہ عبداللہ امجد ناظم تحصیل پاکپتن مولانا عمر فاروق بھٹی امیر تحصیل پاکپتن۔

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد اسماعیل اہل حدیث کوٹلی عبدالرحمن صاحبانہ لاہور میں 2 جنوری 2015ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا حافظ عبدالرؤف یزدانی ارشاد فرمائیں گے۔ حضرات و خواتین جوق در جوق تشریف لائیں۔

منجانب: حافظ محمد اشرف قرمانی و مہتمم جامع ہذا

0300-4101107

ملک محمد منیر اعوان کو صدمہ!

16 دسمبر کو جناب ملک محمد منیر اعوان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کے بڑے بھائی ملک عبدالقیوم رضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم انتہائی نیک، شریف انفس، صوم و صلوة کے پابند دینی و مسلکی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں امیر محترم پروفیسر ساجد میر صاحب، حافظ شاہد امین، فیصل افضل شیخ، پروفیسر شیخ عتیق الرحمن، عبدالغفور طاہر، قاری خورشید عالم، منزل الدین، قاری عبدالشکور سلفی، قاری انصر جاوید، محسن، جناب ملک عبدالقدوس، حافظ محمد افضل صادق، پروفیسر محمود ارشد و دیگر علماء کرام کے علاوہ تحصیل ضلع و شہر سیالکوٹ کے جماعتی ذمہ داران احباب جماعت اور اہل علاقہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع

نمائندہ خصوصی مفت روزہ اہل حدیث، ضلع سیالکوٹ حاجی غلام شبیر رکن شوری تحصیل سیالکوٹ کی ساس محترمہ رضائے الہی سے وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوة کی پابند اور خدا ترس خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ میں ضلعی امیر ملک محمد منیر اعوان، ناظم تحصیل حافظ منزل الدین و ارکان شوری سمیت بڑی تعداد میں افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ایمپلی فائر

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹیفنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد شئی کالج گوجرانوالہ

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

محمد ذیشان راہانی
0343-6007096

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹرز ایم اے ایم اے

سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹیفنڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شیفنڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔



بہار محمد عثمان

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد شئی کالج گوجرانوالہ



15 سال سے اللہ کے جہم انہوں کی خدمت میں مصروف — عمل

انسانی پیچ کے ساتھ ساتھ 3-4-5 بجارہ جبر کی دستیا میں۔

13407
الجزيرة

[illegible]


60-A مارٹن لائل پورہ، کراچی
 042-35943766
 042-35943766
 E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

E-mail: astawana.hajj@yahoo.com



عرقِ نایاب

موتیابا گیس، پوٹاشی اور پوٹاشی پیٹ کا مکمل علاج

فیصل عرقِ نایاب - 100% انتہائی مفید جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ ایسا مرکب جو جسم میں پتھری کر فالٹو چربی کو پگھلاتا ہے اور جسم کو خوبصورت اور جاذبِ نظر بناتا ہے۔

فیصل عرقِ نایاب کے فوائد

- موتیابا کو مکمل ختم کر کے جسم سے فاسد مادوں کو خارج کرتا ہے۔
- چہرے کے کیل مہا سے، چھائیاں، پھوڑے، پھنسیوں کا قدرتی علاج۔
- جگر، معدہ، آنتوں کی سوزش، قبض، گیس، جلن، درد، بڑبڑی، کھٹی دکھائیں
- تھکے، پرانا بخار، گردے کے امراض، خون کی کمی اور جسامتی کمزوری کیلئے مفید۔

ہوم ڈیلیوری

0314-3085577

فری

پاکستان بھر کے تمام بڑے شہروں میں

Faisal

Foods

ڈیگریڈڈ گرانڈ سپلائی کالونی فنسیا آباد

no side effects

فیصل

2 لیٹر

1200

پتھری

7 سے 4
کلوگرام تک
وزن میں کمی

7 سے 4
کلوگرام تک
وزن میں کمی

7 سے 4
کلوگرام تک
وزن میں کمی



معجون قوت
دماغ و عضرانی

132 اجزاء سے تیار کردہ

فیصل

دماغ، اعصاب، ذہن اور حافظہ کیلئے آزمودہ نسخہ



● دہشی و باؤ، تھکاوٹ، بے خوابی، نسیان اور اعصابی کمزوری کا اکسیر علاج

● چہرے کی شادابی، حافظہ کی کمزوری، نظر کی بہتری کیلئے بہترین ٹانک

● نظام ہضم کی درستگی، شوگر اور بلڈ پریشر کے مریضوں کیلئے انمول تحفہ

● ہر موسم اور ہر عمر کی خواتین و حضرات میں یکساں مفید

● معدہ و جگر کی کمزوری اور گرمی کا بہترین علاج

● مسلسل استعمال بھرپور جوانی کی ضمانت

قیمت -/1200 روپے

وزن 600 گرام

قیمت -/650 روپے

وزن 300 گرام

پاکستان بھر میں

بذریعہ ڈاک

فری

ہوم ڈیلیوری

0314-3085577

سٹار بلائیز

FOODS

فیصل

عطران	درختی	شہد	مشوایام
کھیر	لیلیہ	جوہر آہن	زینہ چلی
سرخ ماہ	ورق ظاہر	بادیان	مشوایا ویت
مشوں	دھاتیان	گھریخ	خارشیر
اسطوخودس	اروچی عود	الہی خورده	درخش
عطر لہ	ورق لہ	گولہ کثیرہ	چوبہ بیان
آلہ	مغربی رین	مغربد	سویختی

معروف عالم دین

چیئر مین الایمان ویلفیئر ٹرسٹ

جناب محترم
حضرت مولانا
فاضل مدنی منورہ یونیورسٹی
بشرا احمد مدنی صاحبہ

کو چیئر مین مالیاتی کمیٹی پیغام ٹی وی

منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں
کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔

چیف ایڈیٹر نعت روزہ "نویہ ضیاء"

0336-7772580

محمد ابرار ظہیر

منجانب



PAIGHAM TV

پیغام ٹی وی

کوٹلک شوز، روڈ شوز، ڈاکیومنٹریز اور دیگر پروگرامز کے لیے

اینکرز کی ضرورت ہے۔

خصوصیات:

- با اعتماد اور پد کشش شخصیت
- دینی اور عصری علوم پر دسترس ہو۔
- روانی سے گفتگو کر سکے۔
- ملکی میڈیا پر پیش کیے جانے والے پروگرامز پر نظر رکھتا ہو۔
- قوائد و ضوابط کے مطابق اچھے لہجے میں اردو بول سکے۔
- عصر حاضر کے مسائل اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے متعلق معلومات سے بہرہ ور ہو۔
- اظہار خیال کی صلاحیت رکھتا ہو۔

پیغام ٹی وی پر شرعی حدود و قیود میں رہتے ہوئے
خواتین کے پروگرامز بھی پیش کیے جاتے ہیں۔ جن کے لیے

جماعتی خواتین سکالرز اور اینکرز کی ضرورت ہے۔

برائے رابطہ

اپنی CV اس ایڈریس پر ای میل کریں۔
r.development@hotmail.com

CV میں مطلوب معلومات

■ دینی تعلیم ■ دنیاوی تعلیم ■ میڈیا کا تجربہ ■ تعمیری سرگرمیاں

042-37722876-77
0321-7165256

شادی مبارک گفت سیریز

دنیا میں ہر شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کی ازدواجی زندگی امن و سکون اور محبت و مودت کا گہوارہ ہو، لیکن بسا اوقات یہ خواہش حسرت بن کر دم توڑ دیتی ہے، کیونکہ میاں بیوی ان تعلیمات سے یکسر بے بہرہ ہوتے ہیں جنہیں اسلام ایک ضابطہ حیات کی صورت میں پیش کرتا ہے، لہذا کامیاب اور پُر وقار زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ ہر مسلمان اپنی زندگی کو شریعت اسلامیہ کے قالب میں ڈھالنے کا عملی مظاہرہ کرے، اس لحاظ سے مکتبہ اسلامیہ کی ”شادی مبارک گفت سیریز“ بہترین ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ان شا اللہ

سنت مطہرہ اور آداب مباشرت

ترجمہ
ہیف علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
مختار اختر صدیق

ازدواجی زندگی کے اسلامی اصولوں پر مشتمل دکنش اور بہترین کتاب

بین
محمود مہدی استنبولئے

ترجمہ
مولانا مختار احمد ندوی

تحقیق و ترویج و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر

شخصیہ لغروس

عورتوں کی مہینہ مسائل اور ان کا حل

تالیف
ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان

تحقیق و تعلق

ترجمہ

ڈاکٹر رضا اللہ محمد اویس مبارک پوری
حافظ ندیم ظہیر

ترجمہ
ابوالقاسم قطب محمد حیات

تحقیق و ترویج و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر

تقدیم و نظر ثانی

ابو محمد حافظ عبد الستار اتحاد

میاں بیوی ایک دوسرے کا دل کیسے جیتیں

ہیف

الشیخ عمرو بن عبد المنعم سلیم

مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ

بیسمنٹ سمنٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204



غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37244973 - 37232369



Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

کمفر ایئر لائن ٹکٹ

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین ہاٹس

الحمد لله



گروپ انٹرنیشنل
3968

سعودی عربیہ - دہلی
بنگلہ پور - تھائی لینڈ - ملائیشیا

کے وزٹ ویزہ جات کی معلومات حاصل کریں

ALHUNAIN
PRINTERS
FARQIYAH
0333-4037740

ہجرت
شروع

یوم کے پرکشش پیکیج 15 21 28

بفضلہ تعالیٰ
علاقہ بھر کا سب سے
پہلا گورنمنٹ سٹے
رجسٹرڈ شدہ ادارہ

تمام ایئر لائنز کی ٹکٹیں حاصل کر کے کیلئے رابطہ کریں

گزشتہ 23 سال سے آپ کی خدمت میں پیش ہیں

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز

کاروان

الحمد لله

0300-4236407- 0333-4194280

0301-4966505- 056-3877266

0321-0333-6662422

041 - 8557315

میں بال مقابل کمپنی بی بنک سٹیاء روڈ جمال افضل آباد

0301 6837566/0301 6814942

0334 4356170/0301 4091237

منڈی موز کھڈیاں خاص قسم دیپالورڈو

ہیڈ آفس

برانچ آفس

برانچ آفس

مرکزی جمعیت اہل حدیث (حلقہ اشع الابرار کا) ٹی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام

مرکزی عید گاہ اہل حدیث حافظ آباد روڈ (لنگرانی روڈ) گوجرانوالہ

5 ویں روزنامہ شان فیضان القرآن کا اجرا

محرم الحرام

12 رجب الاول
4 جنوری 2015ء

محمد ابراہیم صاحب

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

عبدالرزاق صاحب

محمد حلیف ربانی

طارق محمود

طیب الرحمن زیدی

ناصر مدنی

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

محمد عتیق

0336-7772580
0345-6585839
0300-3649203
0303-4651919

مرکزی جمعیت اہل حدیث و اہل حدیث یوتھ فورس ٹی گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث

مرکزی جمعیت اہل حدیث

سید عارفی

31 ویں سال

12 ریکل چوک

مین بازار شیخوپورہ

حافظ محمد عبد الباقی

حافظ محمد رحمن شیخوپورہ

محمد راشد

حضرت مولانا اید شاکر مفتی کفایت

حضرت خلیق خاں پوری

کافر نس

صیاد علیہ وسلم

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

حافظ عبد الباقی

برائے رابطہ

0300-8807434

0300-4875122